اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ مَثَلُ نُوْرِهٖ كَمِشْكٰوةٍ فِيْهَا مِصْبَاحٌ

امان 1390 ہش

مارچ 2011ء

ماہنامہ
قادیان

مشکوٰۃ

مجلس خدام الاحمدیہ بھارت
کا ترجمان

صدق سے میری طرف آؤ اسی میں خیر ہے
ہیں درندے ہر طرف میں عافیت کا ہوں حصار

(کلام حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام)

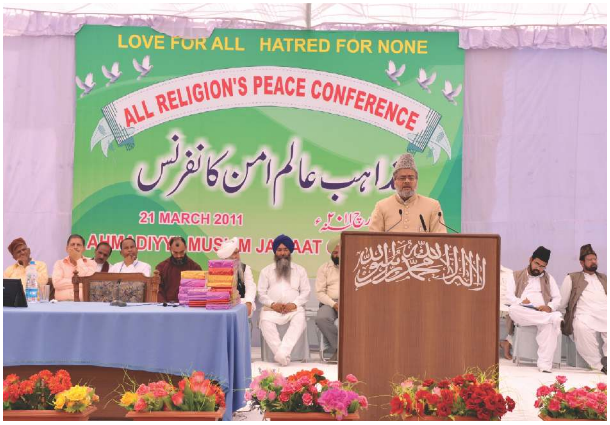

مرکز احمدیت قادیان میں مورخہ 21 مارچ 2011ء کو مذاہب عالم امن کانفرنس منعقد ہوئی۔
اس موقعہ پر محترم ناظر صاحب اعلیٰ و امیر مقامی قادیان خطاب فرماتے ہوئے۔

اس موقعہ پر سامعین کا ایک منظر

مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کی جانب سے مؤرخہ 13 مارچ 2011 کو نور ہسپتال قادیان میں Free Eye Camp منعقد کیا گیا۔ اس موقعہ پر محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ افتتاحی دُعا کرواتے ہوئے۔

اس موقعہ پر قادیان کے مضافات کے ستّر گاؤں دیہات سے چیک اپ کے لئے آئے ہوئے مریضوں کا ایک منظر

اس موقعہ پر ڈاکٹر گرتیج پال رندھاوا آف امرتسر مریضوں کا معائنہ کرتے ہوئے اور محترم مہتمم صاحب خدمت خلق مجلس خدام الاحمدیہ بھارت بھی نظر آرہے ہیں

مورخہ 28 فروری 2011ء کو گلّو رسرکل یلبر گہ شمالی کرناٹک میں مذاہب عالم امن کانفرنس منعقد ہوئی۔ اس موقعہ پر لی گئی ایک تصویر

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ　　بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ　　وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْدِ

ماہنامہ

مشکوٰۃ

قادیان

مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کا ترجمان

”قوموں کی اصلاح نوجوانوں کی اصلاح کے بغیر نہیں ہوسکتی“

(حضرت مصلح موعودؓ)

جلد 30. امان 1390 ہش مارچ 2011ء شمارہ 3

نگران : محترم حافظ مخدوم شریف صاحب

صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت

ایڈیٹر

عطاء المجیب لون

نائبین

عطاء الٰہی احسن غوری، ڈاکٹر جاوید احمد

منیجر : رفیق احمد بیگ

مجلس ادارت : طاہر احمد بیگ، مبشر احمد خادم، سید عبد الہادی، مرید احمد ڈار، شمیم احمد غوری

انٹرنیٹ ایڈیشن : تسنیم احمد فرخ

کمپوزنگ : سید اعجاز احمد آفتاب

دفتری امور : عبد الرب فاروقی ۔ مجاہد احمد سولیجہ انسپکٹر

مقام اشاعت : دفتر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت

ای میل ایڈریس

mishkat_qadian@yahoo.com

انٹرنیٹ ایڈیشن

http://www.alislam.org/mishkat

سالانہ بدل اشتراک

اندرون ملک 180 روپے　بیرون ملک : 50 امریکن $　یا متبادل کرنسی

قیمت فی پرچہ: 20 روپے

مضمون نگار حضرات کے افکار و خیالات سے رسالہ کا اتفاق ضروری نہیں ہے

ضیا پاشیاں

☆ آیات القرآن 2

☆ انفاخ النبی ﷺ 3

☆ کلام الامام المہدی علیہ السلام 4

☆ از افاضات سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز 5

☆ اداریہ 6

☆ جماعت احمدیہ کا مالی نظام اور مالی جہاد کی حقیقت 7

☆ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی پاکیزہ زندگی کے بعض واقعات 15

☆ حضرت امام مہدی علیہ السلام کے مجاہدانہ کارنامے 19

☆ ڈاکٹر عبد السلام، اُستاد، ہم منصب، اور دوست 23

☆ ایک ڈالر بارہ سینٹ کا معجزہ (نظم) 27

☆ قرارداد تعزیت بروفات حافظ ڈاکٹر صالح محمد الہ دین صاحب مرحوم 30

☆ دار الصناعۃ قادیان 32

☆ جلسہ ہائے سیرت النبی ﷺ 34

☆ جلسہ ہائے یوم مصلح موعود 35

☆ جلسہ ہائے سرب دھرم سمیلن 35

☆ ملکی رپورٹیں 36

☆ The Holy Prophet Muhammad[s-a-w] in the eyes of non muslims (part 2) 40

Printed at Fazle Umar Printing Press Qadian and Issued from Office Majlis Khuddamul Ahmadiyya Qadian (Pb) by :

Munir Ahmad Hafizabadi M.A Printer & Publisher

آیات القرآن

اَفَمَنْ كَانَ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّهٖ وَيَتْلُوْهُ شَاهِدٌ مِّنْهُ وَمِنْ قَبْلِهٖ كِتٰبُ مُوْسٰٓى اِمَامًا وَّرَحْمَةً ؕ اُولٰٓئِكَ يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ ؕ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِهٖ مِنَ الْاَحْزَابِ فَالنَّارُ مَوْعِدُهٗ ۚ فَلَا تَكُ فِيْ مِرْيَةٍ مِّنْهُ ۗ اِنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يُؤْمِنُوْنَ۝ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا ؕ اُولٰٓئِكَ يُعْرَضُوْنَ عَلٰى رَبِّهِمْ وَيَقُوْلُ الْاَشْهَادُ هٰٓؤُلَآءِ الَّذِيْنَ كَذَبُوْا عَلٰى رَبِّهِمْ ۚ اَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظّٰلِمِيْنَ۝ (سورۃ الھود :18,19)

ترجمہ:- پس کیا وہ جو اپنے رب کی طرف سے ایک روشن دلیل پر ہے اور اس کے پیچھے اس کا ایک گواہ آنے والا ہے اور اس سے پہلے موسیٰ کی کتاب بطور امام اور رحمت موجود ہے (وہ جھوٹا ہوسکتا ہے؟) یہی (اس موعود رسول کے مخاطبین بالآخر) اسے مان لیں گے۔ پس جو بھی احزاب میں سے اس کا انکار کرے گا تو آگ اس کا موعود ٹھکانا ہوگی۔ پس اس بارہ میں تو کسی شک میں نہ رہ۔ یقیناً یہی تیرے رب کی طرف سے حق ہے لیکن اکثر لوگ ایمان نہیں لاتے۔ اور اس سے زیادہ ظالم کون ہوسکتا ہے جو اللہ پر جھوٹ گھڑے۔ یہی لوگ ہیں جو اپنے رب کے حضور پیش کئے جائیں گے اور گواہی دینے والے کہیں گے کہ یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے رب پر جھوٹ بولا تھا۔ خبردار! ظلم کرنے والوں پر اللہ کی لعنت ہے۔

☆☆☆

انفاخ النبی صلی اللہ علیہ وسلم

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ کُنَّا جُلُوْسًا عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذْ نَزَلَتْ عَلَیْہِ سُوْرَۃُ الْجُمُعَۃِ فَلَمَّا قَرَأَ: وَاٰخَرِیْنَ مِنْھُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِھِمْ، قَالَ رَجُلٌ مَّنْ ھٰٓؤُلَآءِ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ؟ فَلَمْ یُرَاجِعْہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَتّٰی سَأَلَہُ مَرَّۃً اَوْ مَرَّتَیْنِ اَوْثَلَاثًا قَالَ وَفِیْنَا سَلْمَانُ الْفَارِسِیُّ قَالَ: فَوَضَعَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَدَہٗ عَلٰی سَلْمَانَ ثُمَّ قَالَ: لَوْکَانَ الْاِیْمَانُ عِنْدَ الثُّرَیَّا لَنَالَہٗ رِجَالٌ مِنْ ھٰٓؤُلَآءِ. (بخاری کتاب التفسیر سورۃ جمعۃ و مسلم)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھے تھے کہ آپؐ پر سورۃ جمعہ نازل ہوئی۔ جب آپؐ نے اسکی آیت وَاٰخَرِیْنَ مِنْھُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِھِمْ پڑھی جس کے معنے یہ ہیں کہ ”کچھ بعد میں آنے والے لوگ بھی ان صحابہ میں شامل ہوں گے جو ابھی ان کے ساتھ نہیں ملے۔“ تو ایک آدمی نے پوچھا یا رسول اللہ! یہ کون لوگ ہیں جو درجہ تو صحابہ کا رکھتے ہیں لیکن ابھی ان میں شامل نہیں ہوئے۔ حضورؐ نے اس سوال کا کوئی جواب نہ دیا۔ اس آدمی نے تین دفعہ یہی سوال دہرایا۔ راوی کہتے ہیں کہ حضرت سلمان فارسیؓ ہم میں بیٹھے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ ان کے کندھے پر رکھا اور فرمایا اگر ایمان ثریا کے پاس بھی پہنچ گیا یعنی زمین سے اُٹھ گیا تو ان لوگوں میں سے کچھ لوگ اسکو واپس لے آئیں گے (یعنی آخرین سے مراد ابنائے فارس ہیں جن میں سے مسیح موعود ہوں گے اور ان پر ایمان لانے والے صحابہؓ کا درجہ پائیں گے۔

عَنْ اَبِیْ قَتَادَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْاٰیَاتُ بَعْدَ الْمِآْتَیْنِ. (سنن ابن ماجہ کتاب الفتن باب الایات)

حضرت ابوقتادہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کی علامات کا ظہور دوسو (۲۰۰) سال بعد ہوگا۔

عَنْ حُذَیْفَۃَ بْنِ یَمَانٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا مَضَتْ اَلْفٌ وَمِائَتَانِ وَاَرْبَعُوْنَ سَنَۃً یَبْعَثُ اللّٰہُ الْمَھْدِیَّ. (النجم الثاقب جلد 2 صفحہ:209)

حضرت حذیفہ بن یمانؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا 1240 کے بعد اللہ تعالیٰ مہدی کو مبعوث فرمائے گا۔

کلام الامام المھدی علیہ السلام

’’اب ہم یہ بیان کرنا چاہتے ہیں کہ ہمارے ہادی اور سید مولیٰ جناب ختم المرسلین نے مسیح اوّل اور مسیح ثانی میں ما بہ الامتیاز قائم کرنے کے لئے صرف یہی نہیں فرمایا کہ مسیح ثانی ایک مرد مسلمان ہوگا اور شریعت قرآنی کے موافق عمل کرے گا اور مسلمانوں کی طرح صوم وصلوٰۃ وغیرہ احکام فرقانی کا پابند ہوگا اور مسلمانوں میں پیدا ہوگا اور اُن کا امام ہوگا اور کوئی جداگانہ دین نہ لائے گا اور کسی جُداگانہ نبوت کا دعویٰ نہیں کرے گا۔ بلکہ یہ بھی ظاہر فرمایا ہے کہ مسیح اوّل اور مسیح ثانی کے حُلیہ میں بھی فرق بین ہوگا۔ چنانچہ مسیح اوّل کا حُلیہ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج کی رات میں نظر آیا وہ یہ ہے کہ درمیانہ قد اور سرخ رنگ اور گھنگر والے بال اور سینہ کشادہ ہے (دیکھو صحیح بخاری صفحہ 489) لیکن اِسی کتاب میں مسیح ثانی کا حُلیہ جناب ممدوح نے یہ فرمایا ہے کہ وہ گندم گوں ہے اور اس کے بال گھنگر والے نہیں ہیں اور کانوں تک لٹکتے ہیں۔ اب ہم سوچتے ہیں کہ کیا یہ دونوں ممیّز علامتیں جو مسیح اوّل اور ثانی میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمائی ہیں کافی طور پر یقین نہیں دلاتیں کہ مسیح اوّل اور ہے اور مسیح ثانی اور۔ ان دونوں کو ابن مریم کے نام سے پکارنا ایک لطیف استعارہ ہے جو باعتبار مشابہت طبع اور روحانی خاصیت کے استعمال کیا گیا ہے۔ یہ ظاہر ہے کہ اندرونی خاصیت کے مشابہت کے رو سے وہ نیک آدمی ایک ہی نام کے مستحق ہو سکتے ہیں اور ایسا ہی دو بد آدمی بھی ایک ہی بد مادہ میں شریک مساوی ہونے کی وجہ سے ایک دوسرے کے قائم مقام کہلا سکتے ہیں۔ مسلمان لوگ جو اپنے بچوں کے نام احمدؐ اور موسیٰؑ اور عیسیٰؑ اور سلیمانؑ اور داؤدؑ وغیرہ رکھتے ہیں تو درحقیقت اِسی تفاول کا خیال اُنہیں ہوتا ہے جس سے نیک فال کے طور پر یہ ارادہ کیا جاتا ہے کہ یہ بچے بھی اُن بزرگوں کی روحانی شکل اور خاصیت ایسی اتم اور اکمل طور سے پیدا کرلیں کہ گویا اُنہیں کا روپ ہو جائیں۔ اس جگہ اگر یہ اعتراض پیش کیا جائے کہ مسیح کا مثیل بھی نبی چاہیئے کیونکہ مسیح نبی تھا۔ تو اس کا اوّل جواب تو یہی ہے کہ آنیوالے مسیح کے لئے ہمارے سید و مولیٰ نے نبوت شرط نہیں ٹھہرائی بلکہ صاف طور پر یہی لکھا ہے کہ وہ ایک مسلمان ہوگا اور عام مسلمانوں کے موافق شریعت فرقانی کا پابند ہو اور اس سے زیادہ کچھ بھی ظاہر نہیں کرے گا کہ مَیں مسلمان ہوں اور مسلمانوں کا امام ہوں۔‘‘

(توضیح مرام صفحہ: 58 تا 60)

از افاضات سیدنا حضرت خلیفة المسیح الخامس ایده الله تعالی بنصره العزیز

''حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت لینے کے آغاز سے قبل بعض نیک فطرت اور اسلام کا درد رکھنے والے بزرگوں کو یہ احساس تھا کہ اس وقت اسلام کی اس ڈولتی کشتی کو ڈوبنے سے بچانے والا اور اسلام کا صحیح درد رکھنے والا اگر کوئی شخص ہے تو وہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی ہی ہیں اور یہی مسیح و مہدی بھی ہیں۔ چنانچہ لوگ آپ سے درخواست کیا کرتے تھے کہ آپ بیعت لیں لیکن حضور ہمیشہ یہی جواب دیتے تھے کہ ''لَسْتُ بِمَامُوْرٍ'' (یعنی میں مامور نہیں ہوں)۔ چنانچہ ایک دفعہ آپ نے میر عباس علی صاحب کی معرفت مولوی عبدالقادر صاحبؓ کو صاف صاف لکھا کہ ''اس عاجز کی فطرت پر توحید اور تفویض الی اللہ غالب ہے اور... چونکہ بیعت کے بارے میں اب تک خداوند کریم کی طرف سے کچھ علم نہیں.اس لئے تکلف کی راہ میں قدم رکھنا جائز نہیں۔ لَعَلَّ اللّٰهَ يُحْدِثُ بَعْدَ ذٰلِكَ اَمْرًا ۔مولوی صاحب اخوت دین کے بڑھانے میں کوشش کریں۔اور اخلاص اور محبت کے چشمہ صافی سے اس پودا کی پرورش میں مصروف رہیں تو یہی طریق انشاء اللہ بہت مفید ہوگا۔'' (حیات احمد جلد دوم نمبر دوم صفحہ:12-13)

آخر چھ سات سال بعد 1888ء کی پہلی سہ ماہی یعنی شروع کے تین مہینوں میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ کو بیعت لینے کا ارشاد ہوا۔ یہ ربانی حکم جن الفاظ میں پہنچا وہ یہ تھے:''اِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ وَاصْنَعِ الْفُلْکَ بِاَعْيُنِنَا وَوَحْيِنَا. اَلَّذِيْنَ يُبَايِعُوْنَکَ اِنَّمَا يُبَايِعُوْنَ اللّٰهَ يَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ.'' (اشتہار یکم دسمبر 1888ء صفحہ:2)

یعنی جب تو عزم کرلے تو اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کر اور ہمارے سامنے اور ہماری وحی کے تحت کشتی تیار کر۔ جو لوگ تیرے ہاتھ پر بیعت کریں گے اللہ تعالیٰ کا ہاتھ ان کے ہاتھ پر ہوگا۔

حضور کی جو طبیعت تھی وہ ایسی تھی کہ اس بات سے کراہت کرتی تھی کہ ہر قسم کے رطب و یابس لوگ اس سلسلہ بیعت میں داخل ہو جائیں۔ اور دل یہ چاہتا تھا کہ اس مبارک سلسلہ میں وہی مبارک لوگ داخل ہوں جن کی فطرت میں وفاداری کا مادہ ہے اور کچے نہیں ہیں۔ اس لئے آپ کو ایک ایسی تقریب کا انتظار رہا کہ جو مخلصوں اور منافقوں میں امتیاز کر دکھلائے۔ سو اللہ جل شانہٗ نے اپنی کمال حکمت و رحمت سے وہ تقریب اسی سال نومبر 1888ء میں بشیر اوّل کی وفات پر پیدا کردی۔ (حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے یہ بیٹے تھے) ملک میں آپ کے خلاف ایک شور مخالفت برپا ہوا اور خام خیال بدظن ہو کر الگ ہو گئے لہذا آپ کی نگاہ میں یہی موقعہ اس بابرکت سلسلے کی ابتداء کے لئے موزوں قرار پایا۔ اور آپ نے یکم دسمبر 1888ء کو ایک اشتہار کے ذریعہ سے بیعت کا اعلان عام فرما دیا۔ حضرت اقدس نے یہ بھی ہدایت فرمائی کہ استخارہ مسنونہ کے بعد بیعت کے لئے حاضر ہوں۔ (اشتہار تکمیل تبلیغ 12 رجنوری 1889ء)

یعنی پہلے دعا کریں، استخارہ کریں، پھر بیعت کریں۔

اس اشتہار کے بعد حضرت اقدس قادیان سے لدھیانہ تشریف لے گئے اور حضرت صوفی احمد جان صاحبؓ کے مکان واقع محلّہ جدید میں فروکش ہوئے۔ (حیات احمد جلد سوم حصہ اوّل صفحہ:1) (بحوالہ شرائط بیعت اور احمدی کی ذمہ داریاں صفحہ:5 تا 7)

اداریہ

مخلوق کو خالق حقیقی سے ملانے کے لئے سرگرداں

اللہ تعالیٰ کے فرستادوں کی اعلیٰ ترین خاصیت یہ ہوتی ہے کہ جس حقیقت کا ادراک اُنہیں ہوا ہوتا ہے اُس حقیقت کا مزہ اپنی قوم کے افراد کو بھی چکھانا چاہتے ہیں۔ اور وہ حقیقت جس کا ادراک اُنہیں ہوتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کا کامل عرفان اور اُس کا وصال ہے۔ دُنیا کی تمام حقیقتوں میں سے سب سے اعلیٰ اور افضل یہی حقیقت ہے اور یہی حقیقت تمام حقائق مسلمہ کا منبع اور سرچشمہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ فرستادوں، انبیاء اور رسولوں کا یہی مشن ہوتا ہے کہ مخلوق کو خالق حقیقی کے ساتھ ملائیں اور اس کے لئے اُس کو گمراہی کے راستہ سے نکال کر ہدایت کے راستہ پر لا کھڑا کریں۔ چنانچہ یہی کام اُن کی فطرت کا خاصہ اور لازمی جزو ہوتا ہے اور اسکے لئے وہ دن رات سرگرداں رہتے ہیں۔ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس خاصہ کا ذکر قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے ان الفاظ میں فرمایا ہے کہ:

وَوَجَدَكَ ضَآلًّا فَهَدٰى۔ (سورۃ الضُّحٰی: 8)

اور جب اُس نے تجھے اپنی قوم کی محبت میں سرشار دیکھا تو ان کی اصلاح کا صحیح راستہ تجھے بتا دیا۔ ایک اور موقع پر فرمایا کہ کیا تو اپنے آپ کو اس غم میں ہلاک کرے گا کہ لوگ ایمان کیوں نہیں لاتے۔ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خالق حقیقی کے عرفان سے کوسوں دور مخلوق کو عرفان کے کیسے شربت پلائے اور خدا نما انسان کے مرتبہ تک اُن کو کیسے پہنچایا یہ ایک ایسا عظیم الشان معجزہ ہے جو کسی بھی فرستادہ سے اس رنگ میں ظاہر نہیں ہوا جس رنگ میں آپؐ سے ظاہر ہوا اور نہ ہی قیامت تک اس قسم کا معجزہ کسی فرستادہ سے ظاہر ہو سکتا ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام حضرت رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق صادق اور غلام صادق کی بعثت بھی اسی عظیم مقصد کے لئے ہوئی اور آپؑ نے بھی اپنے آقا کے اس عظیم الشان معجزہ میں سے ایک وافر حصہ پایا اور اپنے آقا کی طرح ہی آپؑ کا بھی یہ عظیم خاصہ تھا، آپ کی فطرت کا بھی یہی جزوِ لازم تھا کہ مخلوق اپنے خالق حقیقی کو شناخت کرے اور اُس کا عرفان حاصل کر کے اس کے وصال سے متمتع ہو۔ اس سلسلہ میں آپؑ کے جذبات آپؑ کے درج ذیل اقتباس سے بخوبی واضح ہوتے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں:-

> ”...ہمارا بہشت ہمارا خدا ہے۔ ہماری لذات ہمارے خدا میں ہیں کیونکہ ہم نے اُس کو دیکھا اور ہر ایک خوبصورتی اُس میں پائی یہ دولت لینے کے لائق ہے اگرچہ جان دینے سے ملے۔ اور یہ لعل خریدنے کے لائق ہے اگرچہ تمام وجود کھونے سے حاصل ہو۔ اے محرومو! اِس چشمہ کی طرف دوڑو کہ وہ تمہیں سیراب کریگا۔ یہ زندگی کا چشمہ ہے جو تمہیں بچائیگا۔ مَیں کیا کروں اور کس طرح اِس خوشخبری کو دِلوں میں بٹھا دوں۔ کس دَف سے مَیں بازاروں میں منادی کروں کہ تمہارا یہ خدا ہے تا لوگ سُن لیں۔ اور کس دَوا سے مَیں علاج کروں تا سُننے کے لئے لوگوں کے کان کُھلیں۔“ (کشتی نوح صفحہ 21-22)

ان عظیم خواہشات کو پورا کرنے کے لئے آپؑ نے اپنی پوری زندگی کا ایک ایک لمحہ صرف کیا۔ اپنی تحریر و تقریر اور وعظ و نصیحت میں خالق حقیقی کے عرفان کے دریا بہا دئے اور گم کردہ راہوں کو جادۂ عرفانِ الٰہی کی طرف ہدایت کی اور اُس ایمان باللہ کو جو ایک دفعہ قائم ہونے کے باوجود ثریا ستارے پر چلا گیا تھا واپس دنیا میں قائم کیا۔ صرف رسمی ایمان والوں کو ہی ایمان کی حقیقی دولت عطاء نہیں کی بلکہ اُن لوگوں کو بھی ایمان و عرفان کے جام پلائے جو پشتوں سے دہریت اور غیر یقینیت کی دلدل میں پھنسے ہوئے تھے۔ اور خدا تعالیٰ کے عرفان سے معمور خالق حقیقی کے وصال سے مشرّف ایک ایسی جماعت کی بنیاد رکھ دی جس کا حقیقی مطمح نظر بھی یہی بن گیا کہ مخلوق کو خالق حقیقی سے ملایا جائے اور اُس کی شناخت کرا کے اُس کے عرفان سے متمتع کرایا جائے۔

(عطاء المجیب لون)

جماعت احمدیہ کا مالی نظام اور مالی جہاد کی حقیقت

تقریر جلسہ سالانہ قادیان دسمبر 2009ء

از جلال الدین نیّر ناظر بیت المال آمد قادیان

هَاَنْتُمْ هٰٓؤُلَآءِ تُدْعَوْنَ لِتُنْفِقُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَمِنْكُمْ مَّنْ يَّبْخَلُ وَمَنْ يَّبْخَلْ فَاِنَّمَا يَبْخَلُ عَنْ نَّفْسِهٖ وَاللّٰهُ الْغَنِيُّ وَاَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ وَاِنْ تَتَوَلَّوْا يَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ ثُمَّ لَا يَكُوْنُوْٓا اَمْثَالَكُمْ (محمد:39)

معزز سامعین! جماعت احمدیہ کا نظام کا کوئی نیا نظام نہیں ہے۔ بلکہ یہ وہی مالی نظام ہے جس نظام کو آج سے پندرہ سو سال قبل مخبر صادق حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے قائم فرمایا تھا۔ قرآن کریم کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو یہ حکم دیا تھا کہ خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَ تُزَكِّيْهِمْ بِهَا یعنی اے محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم تو اپنے ماننے والوں کے اموال سے لازمی زکوٰۃ وصدقہ قبول کرلیا کر اسطرح تو انکے اموال کو پاک کرے گا نیز اُن کا تزکیہ کرے گا۔

عبادات اور مالی قربانی کا مضمون ایسا ہے جو قرآن کریم میں متعدد جگہ اکٹھا ہی بیان ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ متقیوں کی علامات بیان کرتے ہوئے فرماتا ہے اَلَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ یعنی حقیقی متقی وہ ہیں جو ایمان بالغیب لانے کے ساتھ نماز کو قائم کرتے ہیں اور جو کچھ اللہ تعالیٰ نے اُنہیں رزق عطا کیا ہے اُس میں سے خرچ کرتے ہیں ایک اور مقام پر فرماتا ہے وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَارْكَعُوْا مَعَ الرّٰكِعِيْنَ اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو اور جھکنے والوں کے ساتھ جھک جاؤ پھر ایک مقام پر فرمایا۔ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ یعنی نماز کو قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو اور اللہ تعالیٰ کے رسول کی اطاعت کرو تا کہ تم رحم کئے جاؤ۔

کامیاب مومن کی مثال دیتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا: قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلَاتِهِمْ خٰشِعُوْنَ وَالَّذِيْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِلزَّكٰوةِ فٰعِلُوْنَ کامیاب مؤمن وہ ہیں جو اپنی نمازوں کو خشوع وخضوع کے ساتھ ادا کرتے ہیں اور لغو باتوں سے پرہیز کرتے ہیں اعراض کرتے ہیں اور جو زکوٰۃ کا حق ادا کرنے والے ہیں

پھر ایک مقام پر فرمایا: فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاعْتَصِمُوْا بِاللّٰهِ هُوَ مَوْلٰكُمْ فَنِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ نماز کو قائم کرو اور زکوٰۃ دو اور اللہ تعالیٰ کی رسّی کو مضبوطی سے پکڑ لو وہی تمہارا آقا ہے پس کیا ہی اچھا آقا اور کیا ہی اچھا مددگار ہے۔

معزز سامعین! خدا تعالیٰ کی راہ میں مال پیش کرنے کی آواز اور تحریک پر ہر زمانہ میں نبی اور رسول کے ماننے والوں نے لبیک کہا ہے۔

لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ نے جس شان سے اس آواز پر لبیک کہا ہے اسکی شان ہی کچھ اور ہے جس کی یاد قیامت تک دلوں کو گرماتی رہے گی۔ جب بھی آپ کی طرف سے قربانی کا مطالبہ ہوا صحابہ والہانہ آپ کی تحریک پر لبیک کہتے یہاں تک کہ اسلام کی خاطر اپنی جانوں کو بھیڑ بکری کی طرح نثار کرتے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں وقتاً فوقتاً قومی ضرورت کے لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم تحریک فرماتے تھے اور صحابہ بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔ کیا مرد اور کیا عورتیں سب اپنے مال قربان کرتے تھے۔

ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں میں تحریک فرمائی کہ دین کو مالی قربانی کی ضرورت ہے تو حضرت بلالؓ نے جو اپنی چادر پھیلائی ہوئی تھی وہ عورتوں کے زیورات سے بھر گئی تھی۔ عورتیں اٹڈی پڑتی تھیں ایک دوسری پر گرتی پڑتی تھیں کہ جو کچھ ہے پیش کردیں۔ ایک دفعہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تحریک پر حضرت عمرؓ اپنے گھر کا آدھا سامان لے کر حاضر ہوئے اور حضرت ابوبکرؓ اپنے گھر کا کل اثاثہ

اللہ اور اسکے رسول کے حضور پیش کرنے کے لئے لے آئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا اے ابوبکر گھر میں بھی کچھ چھوڑ کر آئے ہو؟ تو عرض کی گھر میں اللہ اور اس کا رسول چھوڑ آیا ہوں جس سے بڑھ کر کوئی اثاثہ نہیں جس سے بڑھکر کوئی سامان نہیں جس سے بڑھ کر کوئی جائیداد نہیں ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب میں اپنے گھر کا آدھا سامان لے کر حاضر ہوا تھا تو اس وقت میرا خیال تھا کہ میں آج ابوبکر سے آگے نکل گیا ہوں لیکن کہتے ہیں کہ ابوبکر کی بات سنکر میں نے سوچا کہ میں ابوبکر سے کبھی آگے نہیں نکل سکتا۔

جب آیت لن تنالوا البر حتی تنفقوامما تحبون(ال عمران: 93) نازل ہوئی تو حضرت ابوطلحہ انصاری رضی اللہ عنہ جو مدینہ کے انصار میں سب سے زیادہ مالدار تھے ان کے کھجوروں کے باغات تھے جن میں سب سے عمدہ باغ ''بیرحاءٗ'' نامی تھا جو حضرت ابوطلحہ کو بہت پسند تھا اور مسجد نبوی کے بالکل سامنے اور قریب تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اکثر وہاں تشریف لے جایا کرتے تھے اور وہاں کے کنویں کا ٹھنڈا پانی پیا بھی کرتے تھے جو آپ کو بڑا پسند تھا آیت نازل ہونے کے بعد حضرت طلحہ انصاریؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ یہ باغ مجھے سب سے زیادہ پسند ہے میں اللہ کی راہ میں دیتا ہوں اور اُمید کرتا ہوں اللہ تعالیٰ میری اس نیکی کو قبول کرے گا اور میرے آخرت کے ذخیرے میں شامل کرے گا۔ صحابہ کی مالی قربانی کے یہ نمونے ہوتے تھے۔

خدا تعالیٰ اور اس کے انبیاء اور اس کے خلفاء کی آواز اور تحریک پر لبیک کہتے ہوئے قربانی پیش کرنے کے طریق کار کو مالی نظام کہتے ہیں۔ مالی قربانی کی اس آواز کو حضرت محمد صلی اللہ کے جاں نثار صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین نے جس ذوق و شوق جس والہانہ عقیدت جس اخلاص و وفاداری اور جس شان سے عملی جامہ پہنایا وہ تاریخ میں ہمیشہ آپ اپنی مثال رہے گا۔

ان صحابہ کرام نے اپنی بے مثال قربانیوں اور ایثار اور والہانہ عشق و محبت کے ذریعہ فنافی اللہ اور فنافی الرسول کا مقام حاصل کر کے رہتی دنیا کے لئے ایک بے مثال نمونہ قائم کر دیا اور اپنے عمل سے ثابت کر دیا کہ واقعی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دَورِ دُنیا کی تاریخ کا زرّیں دَور تھا۔

سامعین! خدا تعالیٰ کا دین ہر دَور اور ہر زمانے میں اپنے غلبہ و قیام کے لئے مؤمنین سے انفاق فی سبیل اللہ کا مطالبہ کرتا ہے۔ اُنہیں راہِ خدا میں مال خرچ کرنے کی ترغیب دلاتا ہے اور انہیں دین کے کاموں میں سبقت لے جانے کے لئے کہتا ہے۔ نیز اسلامی معاشرہ کی تشکیل اور اسلامی سلطنت کی مضبوطی کے لئے جو مالی قربانیاں مطلوب ہیں برضا و رغبت ادا کرنے کے لئے کہتا ہے۔

صحابہ کرام قرآنی احکام کے اوّلین مخاطب تھے۔ چنانچہ تاریخ شاہد ہے کہ اُنہوں نے اللہ اور اس کے رسول کے مطالبہ پر بڑھ چڑھ کر قربانیاں پیش کیں۔ قرآن کریم قیامت تک آنے والی امت کو پکار پکار کر کہہ رہا ہے کہ دین کے قیام، اسلامی معاشرہ کی فلاح و بہبود، اسلامی سلطنت کے استحکام اور اشاعت دین اور دعوۃ الی اللہ کے لئے اپنے اموال خرچ کرو نیز یہ بھی تاکید کرتا ہے کہ کہیں تم میں ضعف اور کمزوری نہ آجائے۔ تم کہیں انفاق فی سبیل اللہ کے میدان میں کاہلی و سستی کا شکار نہ ہو جانا، بخل میں مبتلا نہ ہو جانا۔ نیز قرآن کریم کہتا ہے کہ خدا کی راہ میں مال خرچ کرنے میں تمہاری زندگی کا راز مضمر ہے اور تمہاری بقا کا سامان ہے۔ تم اس فریضے سے غافل ہوئے تو دنیا کی قومیں تم پر ٹوٹ پڑیں گی۔ تمہاری طاقت ختم ہو جائے گی اور تمہیں غلامی کے دن دیکھنے پڑیں گے۔

قرآن کریم نے آج سے پندرہ سو سال قبل ہی مسلمانوں کو اُن کی آئندہ آنے والی کمزوری سے آگاہ کیا تھا اور بڑے واضح رنگ میں سورۃ محمد کی آخری آیت جس کی میں نے ابتداء میں تلاوت کی ہے فرمایا تھا کہ :

> اے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو اپنے ماننے والوں پر یہ امر واضح کر دے، اعلان کر دے کہ خبردار تُم وہ لوگ ہو جن کو اس طرف (یعنی اسلام کی طرف) بلایا جا رہا ہے کہ اللہ کی راہ میں خرچ کرو تم میں سے ایسے بھی ہیں جو بخل سے کام لیتے ہیں او جو کوئی بخل سے کام لے اللہ تعالیٰ اس کے بارہ میں بھی بخل سے کام لینے لگتا ہے۔ یہ باطل خیال دل سے نکال دو کہ اللہ تعالیٰ تمہاری قربانیوں کا محتاج ہے اللہ غنی ہے تم فقیر ہو محتاج ہو تم اگر قربانی سے پھر گئے تو خدا تمہارے بدلے ایک دوسری قوم کو لے آئے گا پھر وہ تم جیسے قربانی سے بھاگنے والے نہیں ہونگے۔

اللہ تعالیٰ نے کس قدر واضح رنگ میں مسلمانوں کو متنبہ کیا ہے کہ اگر تم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قائم کردہ مالی نظام سے رُوگردانی کرتے ہوئے قربانی سے

پیٹھ پھیر لوگے تو اللہ تعالیٰ یقیناً تمہاری جگہ دوسری قوم کو لے آئے گا وہ تمہاری طرح پیٹھ پھیرنے والے نہیں ہونگے۔

قرآن کریم کی اس آیت میں یہ پیشگوئی تھی کہ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ مسلمانوں میں کمزوری آتی جائے گی اور قربانی کی روح مفقود ہو جائے گی ایسے وقت میں اسلام کے عالمگیر غلبہ کے لئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ظہور ہوگا جس کے ذریعہ اسلام کی نشأۃ ثانیہ ہوگی۔

چنانچہ قرآن کریم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ظہور ہوا اور آپ کے ذریعہ جماعت احمدیہ کا قیام عمل میں آیا تا کہ اسلام کے عالمگیر غلبہ کا آغاز اس جماعت کے ذریعہ ہو۔ چنانچہ آپ نے بھی دیگر انبیاء کی طرح استحکام دین کے لئے مالی قربانی کا مطالبہ کیا۔ آپ اپنی تصنیف فتح اسلام میں فرماتے ہیں کہ:

’’اسلام کا زندہ ہونا ہم سے ایک فدیہ مانگتا ہے وہ کیا ہے اُسی کی راہ میں مرنا یہی موت ہے جس میں اسلام کی زندگی مسلمانوں کی زندگی اور زندہ خدا کی تجلی موقوف ہے اور یہی وہ چیز ہے جس کا دوسرے لفظوں میں اسلام نام ہے۔ اسی اسلام کا زندہ کرنا خدا تعالیٰ اب چاہتا ہے۔‘‘

پھر فرمایا :

’’مسلمان بننا آسان نہیں مؤمن کا لقب پانا سہل نہیں۔ سوائے لوگو اگر تم میں وہ راستی کی روح ہے جو مؤمنوں کو دی جاتی ہے تو میری اس دعوت کو سرسری نگاہ سے مت دیکھو نیکی حاصل کرنے کی فکر کرو کہ خدا تعالیٰ تمہیں آسمان پر دیکھ رہا کہ تم اس پیغام کو سن کر کیا جواب دیتے ہو۔‘‘

پھر آپ نے باقاعدہ مالی قربانی کی دعوت دیتے ہوئے فرمایا :

’’اگر کوئی تم میں سے خدا سے محبت کر کے اس کی راہ میں مال خرچ کرے گا تو میں یقین رکھتا ہوں کہ اس کے مال میں بھی دوسروں کی نسبت زیادہ برکت دی جائے گی کیونکہ مال خود بخود نہیں آتا بلکہ خدا کے ارادہ سے آتا ہے۔ پس جو شخص مال سے محبت کر کے خدا کی راہ میں وہ خدمت بجا نہیں لاتا جو بجا لانی چاہئے تو وہ ضرور اس مال کو کھوئے گا یہ مت خیال کرو کہ مال تمہاری کوشش سے آتا ہے بلکہ خدا تعالیٰ کی طرف سے آتا ہے اور یہ مت خیال کرو کہ تم کوئی حصہ مال کا دے کر یا کسی اور رنگ میں کوئی خدمت بجا لا کر خدا تعالیٰ اور اس کے فرستادہ پر کوئی احسان کرتے ہو بلکہ اس کا احسان ہے کہ تمہیں اس خدمت کے لئے بلایا جاتا ہے۔‘‘

(تبلیغ رسالت)

پھر آپ نے چندہ کی تحریک کرتے ہوئے فرمایا :

’’قوم کو چاہئے کہ ہر طرح سے اس سلسلہ کی خدمت بجا لاوے مالی طرح بھی خدمت کی بجا آوری میں کوتاہی نہیں چاہئے۔ دیکھو دنیا میں کوئی سلسلہ بغیر چندہ کے نہیں چلتا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت موسیٰ، حضرت عیسیٰ سب رسولوں کے وقت چندے جمع کئے گئے۔ پس ہماری جماعت کے لوگوں کو بھی اس امر کا خیال ضروری ہے۔ اگر یہ لوگ التزام سے ایک ایک پیسہ بھی سال بھر میں دیویں تو بھی بہت کچھ ہوسکتا ہے۔ ہاں اگر کوئی ایک پیسہ بھی نہیں دیتا تو اُسے جماعت میں رہنے کی کیا ضرورت‘‘ (ملفوظات جلد سوم)

پھر ایک موقع پر تاکید کرتے ہوئے فرمایا :

’’پس میں تم میں سے ہر ایک کو جو حاضر یا غائب ہے تاکید کرتا ہوں کہ اپنے بھائیوں کو چندہ سے باخبر کر دو۔ ہر ایک کمزور بھائی کو بھی چندہ میں شامل کرو یہ موقع ہاتھ آنے کا نہیں کیسا یہ زمانہ برکت کا ہے کہ کسی سے جانیں مانگی نہیں جاتیں اور یہ زمانہ جانوں کے دینے کا نہیں بلکہ مالوں کے بقدر استطاعت خرچ کرنا کا ہے۔‘‘

پھر آپ نے اپنی تصنیف تبلیغ رسالت میں فرمایا :-

’’ہر روز خدا تعالیٰ کی وحی تازہ بشارتوں سے بھری ہوئی نازل ہو رہی ہے۔ اور خدا تعالیٰ نے متواتر ظاہر کر دیا ہے کہ واقعی اور قطعی طور پر وہی شخص اس جماعت میں داخل سمجھا جائے گا جو اپنے عزیز مال کو اس راہ میں خرچ کرے گا۔‘‘

(تبلیغ رسالت صفحہ ۵۴)

سامعین ! سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے یہ وہ پُر عظمت کلام کے

اقتباسات ہیں جو میں نے آپ کے سامنے پیش کئے۔ جس نے ہر احمدی کے دل میں ایسا عظیم روحانی انقلاب برپا کردیا ہے کہ ہر احمدی قرآن کریم کی اس آیت کو سمجھنے لگے کہ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰی تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّوْنَ یعنی تم ہر گز حقیقی نیکی اس وقت تک حاصل نہیں کرسکتے جب تک کہ اپنی محبوب ترین چیز اللہ تعالیٰ کے راستہ میں اللہ کے دین کے لئے خرچ کرنے کے لئے تیار نہ ہوجاؤ۔

پس سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی دیگر نبیوں اور رسولوں کی طرح بیعت کنندوں سے مال کا مطالبہ کیا ہے۔ اس مطالبہ پر لبیک کہنے کے طریق کار کو جماعت احمدیہ کا مالی نظام کہتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کی یہ دیرینہ سنت ہے کہ خدا کے مرسلین کے جاری کئے ہوئے کاموں کی تکمیل آپ کے خلفاء کے ذریعہ ہوا کرتی ہے۔ قرآن کریم کی تعلیم کے مطابق جو سلسلہ انفاق فی سبیل اللہ کا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دَور میں اور آپ کے خلفاء کے دَور میں قائم ہوا تھا اُسے دوبارہ سیدنا حضرت امام مہدی علیہ السلام نے قائم فرمایا۔ اُسے مضبوط بنیادوں پر آپ کے خلفاء نے جاری فرمایا اور پھر باقاعدہ چندوں کا پوری دنیا میں مالی نظام قائم ہوگیا ہے۔ جس میں سب سے پہلے صدر انجمن احمدیہ کا مالی نظام ہے۔ پھر انجمن تحریک جدید کا مالی نظام اور انجمن وقف جدید کا مالی نظام اس کے علاوہ ذیلی تنظیموں کا مالی نظام ہے۔

ہر دور خلافت میں مالی نظام مستحکم ہوتا جا رہا ہے اور یہی مالی جہاد کی حقیقت ہے کہ ہر احمدی مالی قربانی کی روح کو سمجھ چکا ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں مالی قربانی کے جہاد یعنی جہاد بالاموال کو مؤمنوں کے لئے نفع بخش تجارت قرار دیا ہے۔

1892ء میں جماعت احمدیہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مالی تحریک پر آپ کے رُوبرو سات سو سے کچھ اُوپر رقم پیش کی تھی لیکن آج خدا کے فضل سے ساری دنیا میں جماعت احمدیہ کروڑوں اور اربوں کی قربانی پیش کررہی ہے۔ اور یہ قربانی کا سلسلہ لامتناہی حد کو پار کر رہا ہے۔ صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام جو قربانیاں پیش کرتے تھے ان کی اولادیں اس وقت دنیا میں پھیل چکی ہیں ان کا بمشکل گزارہ ہوا کرتا تھا مگر خدا کی راہ میں بڑی قربانی کیا کرتے تھے۔ آج اُن کی اولادوں میں بعض ایسے ہیں جتنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں مجموعی قربانی ہوا کرتی تھی اس سے کہیں بڑھ کر اکیلے پیش کررہے ہیں کیونکہ وہ مالی جہاد کو سمجھ چکے ہیں کہ جہاد بالاموال اور جہاد بالنفس ایک بہترین تجارت ہے جس سے دین و دنیا دونوں سنورتی ہے۔

سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ جماعت کے مالی نظام کی اہمیت بیان کرتے ہوئے اپنی معرکۃ الآراء تصنیف ''نظام نو'' میں فرماتے ہیں :-

''اگر اسلامی حکومت نے ساری دنیا کو کھانا کھلانا ہے ساری دنیا کو کپڑے پہنانا ہے ساری دنیا کو رہائش کے لئے مکانات کا انتظام کرنا ہے ساری دنیا کی بیماریوں کے لئے علاج کا انتظام کرنا ہے ساری دنیا کی جہالت کو دُور کرنے کے لئے تعلیم کا انتظام کرنا ہے تو یقیناً حکومت کے ہاتھ میں اس سے بہت زیادہ روپیہ ہونا چاہئے جتنا پہلے ہوا کرتا تھا۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے حکم کے ماتحت اعلان فرمایا کہ اس زمانہ میں خدا تعالیٰ نے ان لوگوں کے لئے جو حقیقی جنت حاصل کرنا چاہتے ہیں یہ انتظام فرمایا ہے کہ وہ اپنی خوشی سے اپنے مال کے کم سے کم دسویں حصہ کی اور زیادہ سے زیادہ تیسرے حصہ کی وصیت کردیں۔ (صفحہ نمبر 117)

پھر آپ وصیت کے مالی نظام کے بارہ میں فرماتے ہیں :-

''جب وصیت کا نظام مکمل ہوگا تو صرف تبلیغ ہی اس سے نہ ہوگی بلکہ اسلام کے منشاء کے ماتحت ہر فرد بشر کی ضرورت کو اس سے پورا کیا جائے گا اور دُکھ اور تنگی کو دُنیا سے مٹا دیا جائے گا انشاء اللہ۔ یتیم بھیک نہ مانگے گا، بیوہ لوگوں کے آگے ہاتھ نہ پھیلائے گی، بے سامان پریشان نہ پھرے گا، کیونکہ وصیت بچوں کی ماں ہوگی، جوانوں کی باپ ہوگی، عورتوں کا سہاگ ہوگی، اور جبر کے بغیر محبت اور دلی خوشی کے ساتھ بھائی بھائی کی اس ذریعہ سے مدد کرے گا اور اس کا دینا بے بدلہ نہ ہوگا بلکہ ہر دینے والا خدا تعالیٰ سے بہتر بدلہ پائے گا۔ نہ امیر گھاٹے میں رہے گا نہ غریب نہ قوم قوم سے لڑے گی بلکہ اس کا احسان سب دُنیا پر وسیع ہوگا۔''

(صفحہ 130)

پھر آپ فرماتے ہیں :-

''عنقریب وہ زمانہ آنے والا ہے جب دُنیا چلّا چلّا کر کہے گی کہ

ہمیں ایک نئے نظام کی ضرورت ہے۔تب چاروں طرف سے آوازیں اُٹھنی شروع ہوجائیں گی کہ آؤ ہم تمہارے سامنے ایک نیا نظام پیش کرتے ہیں۔روس کہے گا آؤ میں تم کو نیا نظام دیتا ہوں، ہندوستان کہے گا آؤ میں تم کو نیا نظام دیتا ہوں، جرمنی اور اٹلی کہے گا آؤ میں تم کو ایک نیا نظام دیتا ہوں، امریکہ کہے گا آؤ میں تم کو نیا نظام دیتا ہوں اُس وقت میرا قائم مقام قادیان سے کہے گا کہ نیا نظام الوصیت میں موجود ہے۔اگر دُنیا فلاح و بہبود کے رستہ پر چلنا چاہتی ہے تو اُس کا ایک ہی طریق ہے اور وہ یہ ہے کہ الوصیت کے پیش کردہ نظام کو دُنیا میں جاری کیا جائے۔''
(صفحہ 121)

معزز سامعین! دنیا کو فلاح و بہبود کے راستہ پر لے جانے والے نظام وصیت کی بنیاد1905ء میں سیدنا حضرت مسیح موعودعلیہ السلام نے قادیان کی اس مقدس سرزمین میں رکھی تھی۔2004ء تک یعنی ۹۹ سال میں پوری دُنیا میں صرف 38000 موصی تھے۔سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے جلسہ سالانہ یوکے کے اختتامی خطاب میں عالمگیر جماعت احمدیہ کو تحریک کی کہ 2005ء میں نظام وصیت کو قائم ہوئے پورے ۱۰۰ سال ہوجائیں گے۔آپ نے فرمایا :

''میری یہ خواہش ہے اور میں تحریک کرنا چاہتا ہوں کہ اس آسمانی نظام میں اپنی زندگیوں کو پاک کرنے کے لئے شامل ہوں۔آگے آئیں اور اس ایک سال میں کم ازکم پندرہ ہزار نئی وصایا ہوجائیں تاکہ کم ازکم پچاس ہزار وصایا تو ایسی ہوں کہ جو ہم کہہ سکیں کہ سوسال میں ہوئیں۔تو ایسے مؤمن نکلیں کہ کہا جاسکے کہ انہوں نے خدا کے مسیح کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے قربانیوں کے اعلیٰ معیار قائم کئے۔''

اور ساتھ ہی اس خواہش کا اظہار فرمایا کہ :-

''2008ء میں جو خلافت کو قائم ہوئے انشاء اللہ 100 سال ہوجائیں گے تو دُنیا کے ہر ملک میں جماعت کے جو کمانے والے افراد ہیں جو چندہ دہندہیں اُن میں کم ازکم پچاس فیصد تو ایسے ہوں جو حضرت مسیح موعودعلیہ السلام کے اس عظیم الشان نظام میں شامل ہوچکے ہوں اور روحانیت کو بڑھانے کے اور قربانیوں کے اعلیٰ معیار قائم کرنے والے بن چکے ہوں اور یہ بھی جماعت کی طرف سے اللہ تعالیٰ کے حضور ایک حقیر سا نذرانہ ہوگا جو جماعت، خلافت کے سوسال پورے ہونے پر شکرانے کے طور پر اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کررہی ہوگی۔'' (اختتامی خطاب جلسہ سالانہ یوکے 2004ء)

معزز سامعین! آج سے 65 سال قبل خلافت ثانیہ کے دوسرے مظہر سیدنا حضرت مصلح موعودرضی اللہ عنہ نے اپنی تقریر نظام نو میں فرمایا تھا کہ :-

''عنقریب وہ زمانہ آنے والا ہے جب دُنیا چلّا چلّا کر کہے گی کہ ہمیں ایک نئے نظام کی ضرورت ہے۔تب چاروں طرف سے آوازیں اُٹھنی شروع ہوجائیں گی کہ آؤ ہم تمہارے سامنے ایک نیا نظام پیش کرتے ہیں......اُس وقت میرا قائم مقام قادیان سے کہے گا کہ نیا نظام الوصیت میں موجود ہے۔اگر دُنیا فلاح و بہبود کے رستہ پر چلنا چاہتی ہے تو اُس کا ایک ہی طریق ہے اور وہ یہ ہے کہ الوصیت کی پیش کردہ نظام کو دُنیا میں جاری کیا جائے۔''

معزز سامعین! خدا تعالیٰ کی خاص تقدیر کے تحت دسمبر 2005ء میں جبکہ نظام وصیت پر 100 سال پورے ہوئے سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد صاحب خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہندوستان کی سرزمین قادیان میں تشریف لائے اور آپ نے 26 دسمبر 2005 کو اعلان فرمایا :-

''یہ اللہ تعالیٰ کا فضل اور احسان ہے کہ آج سے سوسال پہلے حضرت مسیح موعودعلیہ السلام نے جس نظام کا اعلان اس شہر میں فرمایا تھا اللہ کے فضل اور اس کی تقدیر کے تحت ہی اس شہر سے میں آپ کو اگلا ٹارگٹ جس کی گذشتہ سال تحریک کی گئی تھی اس کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔فرمایا بہت سارے لوگ کہتے ہیں کہ ہم اس فکر میں تو ہیں کہ وصیت کریں لیکن اپنے آپ کو اس قابل نہیں سمجھتے۔فرمایا درکھیں میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جو دُعائیں پڑھی ہیں یہ اس لئے پڑھ کر سنائی ہیں کہ جب نیک نیتی کے ساتھ اس نظام میں وابستہ ہونگے تو حضرت مسیح موعودعلیہ السلام کی دعاؤں کے طفیل آپ کو اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرنے کی طرف توجہ ہوگی۔پس آگے بڑھیں اور اس پاک نظام میں شامل ہونے

کی کوشش کریں ۔ خدا کے مسیح کی آواز پر لبیک کہیں اور ان حقوق کی ادائیگی کے معیار حاصل کرتے جائیں جن کی طرف تقویٰ کی راہوں پر چلتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے توجہ دلائی ہے۔''

(تقریر جلسہ سالانہ قادیان 2005ء)

آپ نے مزید اپنی تقریر میں فرمایا کہ :-

''آج وصیت کے نظام کو 100 سال پورے ہونے کے علاوہ قمری سال کے لحاظ سے خلافت احمدیہ کو بھی 100 سال پورے ہو گئے ہیں ۔ اور میں سمجھتا ہوں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ خدا تعالیٰ کی تائید کا یہ بھی ایک نشان ہے کہ باوجود اس کے کہ پہلے اس لحاظ سے سوچ کر یہاں کا پروگرام نہیں بنا تھا اور باوجود ایسے حالات کے جن کو موافق نہیں کہہ سکتے اللہ تعالیٰ نے ایسے سامان پیدا فرمائے کہ دونوں لحاظ سے ان صدیوں کے پورا ہونے پر خلیفۂ وقت وہاں موجود ہے جہاں سے یہ پیغام دُنیا کو دیا گیا تھا جہاں سے خلافت احمدیہ کا آغاز ہوا تھا۔ اللہ کرے جہاں نظام وصیت سے دنیا کے مالی نظام فائدہ اُٹھانے والے ہوں جہاں غریبوں یتیموں اور بیواؤں کے حقوق قائم ہوں جہاں محض اور محض خدا کی رضا حاصل کرنے کے لئے حقوق العباد کی ادائیگی ہو جہاں اللہ تعالیٰ کے حضور جھکنے کے اعلیٰ معیار قائم ہوں وہاں تقویٰ پر قائم رہتے ہوئے ہم میں سے ہر ایک حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس خوشخبری کا بھی مصداق ٹھہرے کہ میں جب جاؤں گا تو پھر خدا اس دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیج دے گا جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی۔''

(نظام خلافت)

آخر میں فرمایا:

''پس اے مسیح محمدی کے سرسبز شاخو! خوش ہو کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے روشن تابناک چمکدار مستقبل کی ضمانت دی ہے پس تقویٰ پر قائم رہتے ہوئے اس سے فیض پاتے چلے جاؤ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے درخت وجود کی سرسبز اور ثمر دار شاخیں بنتے چلے جاؤ۔''

معزز سامعین! سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اس آواز پر لبیک کہتے ہوئے عالمگیر جماعت احمدیہ نے خلافت کے ساتھ والہانہ عقیدت و محبت کا اظہار کیا اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی منشاء مبارک کے مطابق اس ٹارگیٹ کو پورا کرنے کی کوشش کی ۔ ملکی سطح پر بھی کوشش ہوئی اور انفرادی، جماعتی طور پر بھی کوشش ہوئی اور اس کوشش اور جد و جہد میں بعض ممالک کو 50% چندہ دہندگان کو نظام وصیت میں شامل کرنے کی توفیق ملی اور بعض کو اس کے قریب پہنچنے کی توفیق ملی اس طرح آج خدا کے فضل سے ہم کہہ سکتے ہیں کہ دنیا کے ہر ملک میں اس پاک آسمانی نظام میں شامل ہونے والے مؤمنین موجود ہیں۔

آج خدا کے فضل سے پوری دنیا میں جہاں بھی جماعت احمدیہ قائم ہے جماعت احمدیہ کا مالی نظام جاری ہے اور ہر احمدی محض اور محض اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر مالی قربانی پیش کر رہا ہے اور اس میں اللہ تعالیٰ نے ایسی غیر معمولی برکت اور طاقت رکھی ہے کہ جماعت احمدیہ کے بعض فلاحی کام کو دیکھ کر حکومتیں بھی دنگ رہ جاتی ہیں کہ آخر ان کے پاس روپیہ کہاں سے آیا۔

جبکہ حقیقت یہ ہے کہ دنیا کی آنکھ تو اس روپے کو ایک غریب اور نادار جماعت کا تھوڑا سا سرمایہ دیکھتی ہے ایسا تھوڑا سا سرمایہ دنیا کی چھوٹی چھوٹی حکومت بھی اس سرمایہ کے مقابل پر سینکڑوں گنا زیادہ طاقتیں رکھتی ہیں ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ خطبہ جمعہ فرمودہ 9/جولائی 1982ء میں فرماتے ہیں:

''لیکن اللہ کی رضا کی آنکھ اس روپے میں غریبوں کے آنسوؤں کے موتی دیکھ رہی ہے۔ اللہ کی رضا کی آنکھ ان روحوں میں مومنوں کے قلب و جگر کے ٹکڑے دیکھ رہی ہے ۔ اُن امیروں کے اخلاص اور پاکیزگی کے جوہر دیکھ رہی ہے جنہوں نے فتنہ و فساد میں مبتلا ہونے کی خواہش کے باوجود اور گندگی میں مبتلا ہونے کی خواہش کے باوجود اللہ کی پاک رضا کی چادر اوڑھ لی یہ وہ ساری چیزیں ہیں جن کو اللہ کی نظر محبت اور پیار سے دیکھتی ہے اور اُن کو قبول فرماتی ہے۔''

پھر آپ نے اسی مضمون کو جاری رکھتے ہوئے فرمایا :-

''پس ساری دنیا کی طاقتیں مل جائیں اور ان کے خزانے اربوں ارب سے ضرب کھا جائیں تب بھی ہمارا روپیہ جیتے گا اور ضرور جیتے گا کیونکہ اس کے مقدر میں شکست نہیں لکھی ہوئی ۔ یہ اللہ کی رضا کی خاطر

پیش کیا جا رہا ہے۔ دوست دُعا کریں اللہ تعالیٰ ہمیشہ اس روپیہ کو پاک اور صاف رکھے اور ایمان میں برکت دیتا چلا جائے جس سے یہ روپیہ پھوٹا کرتا ہے۔''

معزز سامعین! اللہ تعالیٰ کے فضل سے ساری دنیا کے احمدی مالی جہاد کی حقیقت کو سمجھتے ہوئے مالی جہاد میں مصروف عمل ہیں۔ ہر احمدی صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر قربانیاں کرتے ہیں۔ اُنہیں معلوم ہے کہ دنیا کے بڑھتے ہوئے تقاضوں کو پورا کرنے کے لئے بہرحال قربانیاں کرنی ہوں گی۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ خطبہ جمعہ فرمودہ 5/نومبر 1982ء میں فرماتے ہیں :-

''خدمت کے لئے نئے نئے میدان ظاہر ہو رہے ہیں اور بڑی تیزی کے ساتھ پھیل رہے ہیں اور دُنیا کی طرف سے آپ کو بڑی کثرت کے ساتھ بُلاوا دیا جا رہا ہے۔ آپ کو جو جماعت احمدیہ کے خدام ہیں جو جماعت احمدیہ کے انصار ہیں جو جماعت احمدیہ کی لجنات ہیں دُنیا کے ممالک آپ کو بُلا رہے ہیں کہ آؤ اور ہمیں بچاؤ اگر آپ نے اس آواز پر لبیک نہ کہا تو کوئی اور ایسا کان نہیں ہے جس کے پردے اس آواز سے لرزنے لگیں اور یہ آواز اُن کے دلوں میں ارتعاش پیدا کردے۔ اوّل تو اُن کو کوئی بُلا نہیں رہا اور اگر بُلائے گا بھی تو سننے والے کان نہیں ہیں۔ اور اگر سننے والے کان بھی ہوں تو وہ دل میسر نہیں جو خدا کی خاطر قربانیوں کے ہیجان پکڑ جاتے ہیں۔ اور وہ اعضاء میسر نہیں جو عمل کے لئے بے قرار ہوجاتے ہیں یہ توفیق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت کو عطا ہوئی ہے۔ اس لئے ساری دنیا کے تقاضے آپ نے ہی پورے کرنے ہیں۔''

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خطبہ جمعہ فرمودہ 3 نومبر 2006ء میں فرماتے ہیں:-

''ہمارا بھی فرض بنتا ہے کہ ہم اپنی حالتوں پر ہر وقت نظر رکھتے ہوئے اُن پہلوں کی قربانی کو ہر وقت سامنے رکھیں جنہوں نے اپنا سب کچھ اللہ تعالیٰ کی خاطر قربان کر دیا۔ تبھی ہم اللہ تعالیٰ کے وعدوں کے مطابق ان فضلوں کے وارث ٹھہریں گے اس کا قرب پائیں گے اپنی دنیا و آخرت سنواریں گے اور آگے اپنے بچوں کی ہدایت کے سامان پیدا کریں گے۔

پس آج ہم سب جو یہ قربانیاں کرنے کی کوشش کر رہے ہیں کہ خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرسکیں تو اب ہمیں اپنی قربانی کو خدا تعالیٰ کے حکموں کے تابع کرنے کی کوشش کرنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ ہم سے کیا چاہتا ہے اگر ہم نے اس بات کو نہ سمجھا کہ اللہ تعالیٰ ہم سے کیا چاہتا ہے تو ہمارا یہ دعویٰ بالکل کھوکھلا دعویٰ ہے کہ آج ہم ہر قسم کی قربانیوں کا فہم و ادراک رکھتے ہیں۔ یا یہ کہ صرف احمدی کو یہ فہم حاصل ہے اور احمدی کی قربانی کا کوئی مقابلہ نہیں کرسکتا۔''

معزز سامعین! ایک احمدی محض اور محض خدا تعالیٰ کی رضا کی خاطر مالی قربانی کرتا ہے اور یہ قربانی کا سلسلہ روز افزوں بڑھتا ہی جا رہا ہے۔ اور انشاء اللہ بڑھتا ہی جائے گا۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے عالمگیر جماعت احمدیہ کا ہر فرد جہاں لازمی چندوں کے مالی جہاد میں مصروف ہے وہاں طوعی مالی جہاد میں بھی مصروف ہے اس وقت ساری دنیا کی مالی قربانی کو شمار کرنا مشکل امر ہے کیونکہ یہ اعداد و شمار سینکڑوں سے نکل کر اربوں میں پہنچ چکا ہے میں اس وقت آپ کے سامنے صرف ہندوستان کی مالی قربانی کا مختصر جائزہ ایمان کی تقویت کے لئے پیش کر رہا ہوں۔

1950ء میں ہندوستان کا بجٹ لازمی چندہ ایک لاکھ اور چند ہزار تھا۔ آج صرف لازمی چندے کا بجٹ ساڑھے پانچ کروڑ سے اوپر ہے۔ دیگر طوعی تحریکات اس کے علاوہ ہیں جو لاکھوں سے نکل کر کروڑوں تک پہنچا ہے۔ صد سالہ خلافت جوبلی کے لئے ہندوستان کی جماعتوں نے لازمی چندوں پر اثر ڈالے بغیر ڈیڑھ کروڑ سے زائد کی مالی قربانی پیش کی۔

1950ء میں تحریک جدید اور وقف جدید کا بجٹ صرف دس دس ہزار روپے تھا۔ آج خدا کے فضل سے مجاہدین تحریک جدید بھارت ۷۷ لاکھ روپے کی قربانی پیش کر رہے ہیں۔ اگلے سال کے لئے حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایک کروڑ پچیس لاکھ روپے کا ٹارگٹ دیا ہے امسال وقف جدید کے مالی جہاد میں شامل ہونے والوں کے لئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 90 لاکھ کا ٹارگٹ دیا ہے۔ انشاء اللہ یہ بجٹ بھی حضور ایدہ اللہ کی منشاء کے مطابق ضرور پورا ہوگا۔ (یہ دسمبر 2009ء کی پوزیشن ہے- ادارہ)

معزز سامعین! سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیاری جماعت ان مالی تحریکات میں حصہ لینے کے ساتھ ساتھ لاکھوں روپے مساجد و مشن ہاؤس کی تعمیر اور

خدمت خلق اور دیگر فلاحی کاموں میں خرچ کر رہی ہے۔ اس کے نتیجہ میں کروڑوں اور اربوں کی مستقل جائیدادیں بن چکی ہیں۔

پس ہم سب بہت ہی خوش نصیب ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں سیدنا حضرت امام مہدی علیہ السلام کو شناخت کرنے اور آخرین کی جماعت میں شامل ہونے کی توفیق دی ہے۔ چاہئے کہ ہم اس نعمت کی قدر کریں اور سابقہ بزرگان کے نقش قدم پر چلتے ہوئے دَورِ حاضر میں اسلام کی عالمگیر روحانی فتح کی جو عظیم ذمہ داری ہمارے سپرد ہے اس کو احسن طریق پر سرانجام دینے کے لئے جس قدر جد و جہد اور مالی قربانی کی ضرورت ہے پیش کرتے چلے جائیں تا اللہ تعالیٰ کے حضور اس کی جماعت لکھے جائیں۔

آخر میں سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس دعائیہ فارسی کلام پر اپنی تقریر کو ختم کرتا ہوں جس میں کہ آپ نے نہایت پیارے انداز میں ہر اس احمدی کے لئے جو محض للہ احیاءِ دین اور اسلام کی سربلندی کے لئے کسی نہ کسی رنگ میں قربانیاں کرتے ہیں۔ یہ دُعا دی ہے کہ

کریما صد کرم کُن بر کسے کُو ناصر دیں است
بلائے او بگرداں گر گہے آفت شود پیدا
چناں خوش دار اُورا اے قادر مطلق
کہ در ہر کاروبار و حال اُو جنت شود پیدا

کہ اے خدائے کریم تو اس شخص پر سینکڑوں کرم کر جو تیرے دین کے ناصر و معین ہیں۔ اگر کبھی وہ مصیبت میں مبتلا ہوں تو انہیں اس مصیبت سے نجات دے۔ اے قادر مطلق خدا تو اُس کو اسطرح خوش رکھ کہ اس کے ہر کاروبار اور حالت میں جنت کی کیفیت پیدا ہو جائے۔ آمین۔

Prop. Zahir Ahmed M.B
Cell : 94484 22334

Hill Road, Madikari - 571201
Ph.: (08272) 223808, 221067
e-mail : hillviewcoorg@yahoo.com
Web : www.hotelhillviewcoorg.com

Laiq Ahmad Farooqi (Prop.)
FAROOQI ARTS
Cell : 9829405048
9814631206
O) 0141-4014043
R) 0141-2305668
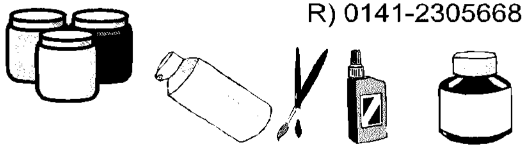
Lucky Enterprises
We Deals In : *Sticker Roll *Grinding Wheel *Belt, felt *Gun *China Books *Abrasive Stone *U. V. Glue *Cerium Oxide *Colours *Glass Cutter *All Glass Tools & Various Allied *Crystal Acid *Chemicals & Acids.
597, Jailal Munshi Ka Rasta,
Chandpole Bazar, Jaipur-1,
E-mail : lucky08_dec@yahoo.com

Ph.: 2769809
MBC Mustafa BOOK COMPANY
(Agents of Govt. Publications & Educational Suppliers)
Fort Road, Kannur - 1

حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی پاکیزہ زندگی کے بعض واقعات

بیان فرمودہ حضرت مصلح موعودؓ

(مرتبہ : حبیب الرحمن زیروی)

حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے مختلف مواقع پر حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی حیات طیبہ کے واقعات بیان فرمائے۔ ذیل میں ان میں سے ایک انتخاب ہدیہ قارئین ہے۔

کمزوری کا زمانہ

جب حضرت مسیح موعودؑ نے دعویٰ کیا اس وقت آپ کی حالت اور آپ کے ماننے والوں کی حالت بظاہر بہت کمزور تھی۔ میری پیدائش دعویٰ سے پہلے کی ہے اور گو میں نے ابتداء نہیں دیکھی مگر ابتداء کے قریب کا زمانہ دیکھا ہے۔ وہ زمانہ بھی کمزوری کا زمانہ تھا۔ طرح طرح سے مولوی لوگوں کو جوش دلاتے تھے اور ہر ممکن طریق سے دکھ اور تکالیف پہنچاتے تھے۔

(الفضل جلد 11 نمبر 43 صفحہ 6)

مخالفت اور جماعت

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے میں نے کئی دفعہ سنا ہے کہ لوگ گالیاں دیتے ہیں تب برا معلوم ہوتا ہے کہ یہ کیوں اپنی عاقبت خراب کر رہے ہیں اور اگر گالیاں نہ دیں تب بھی ہمیں تکلیف ہوتی ہے کیونکہ مخالفت کے بغیر جماعت کی ترقی نہیں ہوتی۔ پس ہمیں تو گالیوں میں بھی مزا آتا ہے اس لئے اعتراضات یا لوگوں کی بدزبانی کی پرواہ نہیں کرنی چاہئے۔

(خطبات محمود جلد 15 صفحہ 265)

مخالفوں سے احسان کا سلوک

ایک دفعہ ایک افسر نے حضرت مسیح موعودؑ سے ایک معاملہ میں کہا کہ یہ لوگ آپ کے شہری ہیں آپ ان کے ساتھ نرمی کا سلوک کریں تو حضرت صاحب نے فرمایا۔ اس بڈھے شاہ ہی کو پوچھو کہ آیا کوئی ایک موقعہ بھی ایسا آیا ہے جس سے اس نے اپنی طرف سے نیش زنی نہ کی ہو اور پھر اس سے ہی پوچھو کہ کیا کوئی ایک موقعہ بھی ایسا آیا ہے کہ جس میں مَیں احسان کر سکتا تھا اور پھر مَیں نے اس کے ساتھ احسان نہ کیا ہو۔ آگے وہ سر ڈال کر ہی بیٹھا رہا۔ یہ ایک عظیم الشان نمونہ تھا آپ کے اخلاق کا۔ پس ہماری جماعت کو بھی چاہئے کہ وہ اخلاق میں ایک نمونہ ہو۔ معاملات کی آپ میں ایسی صفائی ہو کہ اگر ایک پیسہ بھی گھر میں نہ ہو تو امانت میں ہاتھ نہ ڈالیں اور بات اتنی میٹھی اور ایسی محبت سے کریں کہ جو دوسرے کے دل پر اثر کرے۔

(خطبہ فرمودہ 19 نومبر 1926ء خطبات محمود جلد 10 صفحہ 278-277)

تمام عزت خدا نے ہمارے ساتھ وابستہ کر دی ہے

بغیر محنت دینی یا محنت دنیوی کے کوئی انسان عزت حاصل نہیں کر سکتا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمایا کرتے تھے کہ ہمارے زمانہ میں تمام عزت خدا نے ہمارے ساتھ وابستہ کر دی ہے۔ اب عزت پانے والے یا ہمارے مرید ہوں گے۔ یا ہمارے مخالف ہوں گے چنانچہ فرماتے تھے مولوی ثناء اللہ صاحب کو دیکھ لو وہ کوئی بڑے مولوی نہیں ان جیسے ہزاروں مولوی پنجاب اور ہندوستان میں پائے جاتے ہیں ان کو اگر اعزاز حاصل ہے تو محض ہماری مخالفت کی وجہ سے۔ وہ لوگ خواہ اس امر کا اقرار کریں یا نہ مگر واقعہ یہی ہے کہ آج ہماری مخالفت میں عزت ہے یا ہماری تائید میں گویا اصل مرکزی وجود ہمارا ہی ہے اور مخالفین کو بھی اگر عزت حاصل ہوتی ہے تو ہماری وجہ سے۔

(تفسیر کبیر جلد ہشتم صفحہ 614)

مولوی محمد حسین بٹالوی کا دعویٰ

مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے

جوانی کے دوست تھے اور جو ہمیشہ آپ کے مضامین کی تعریف کیا کرتے تھے انہوں نے اس دعویٰ کے معاً بعد یہ اعلان کیا کہ میں نے ہی اس شخص کو اٹھایا تھا اور اب مَیں ہی اسے تباہ کر دوں گا .... پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اپنے رشتہ داروں نے اعلان کر دیا بلکہ بعض اخبارات میں یہ اعلان چھپوا بھی دیا کہ اس شخص نے دوکانداری چلائی ہے اس کی طرف کسی کو توجہ نہیں کرنی چاہئے اور اس طرح ساری دنیا کو انہوں نے بدگمان کرنے کی کوشش کی پھر یہ میرے ہوش کی بات ہے کہ بہت سے کام کرنے والے لوگوں نے جو زمیندارہ انتظام میں کمین کہلاتے ہیں آپ کے گھر کے کاموں سے انکار کر دیا اس کے محرک دراصل ہمارے رشتہ دار ہی تھے۔ غرض اپنوں اور بیگانوں نے مل کر آپ کو مٹانا اور آپ کو تباہ اور برباد کر دینا چاہا۔

(الفضل جلد 28 نمبر 258 صفحہ 3)

جماعت سے تعلق رکھنے والوں پر علوم کی راہیں کھلتی ہیں

یہ اللہ تعالیٰ کی قدرت ہے کہ ہماری جماعت سے تعلق رکھنے والوں پر دینی اور دنیوی علوم کی راہیں کھلتی ہیں اور ایسی باتیں ذہن میں آنے لگتی ہیں جو بڑے بڑے عالموں کو نہیں سوجھتیں۔ ہمارے ہاں ایک ملازم ہوتا تھا پہاڑ کا رہنے والا تھا اسے گنٹھیا کی بیماری ہوگئی تھی اور اس کے رشتہ داروں نے اسے گھر سے نکال دیا تھا کہ تو کماتا کچھ نہیں اس لئے ہم تیرا بوجھ نہیں اٹھا سکتے۔ وہ اپنا علاج کرانے کے لئے چلا آیا۔ کسی نے اسے بتایا قادیان کے مرزا صاحب بھی علاج کرتے ہیں وہاں جاؤ یہ سن کر وہ قادیان میں آ گیا۔ حضرت

مسیح موعودؑ نے اس کا علاج کیا اور وہ اچھا ہوگیا پھر وہ آپ کے پاس ہی رہ پڑا۔ اس کے رشتہ دار اسے لینے کے لئے بھی آئے مگر اس نے جانے سے انکار کر دیا۔ وہ اپنی دماغی کیفیت کی وجہ سے دین سے اس قدر ناواقف تھا کہ ایک دفعہ حضرت خلیفہ اوّلؓ نے اس سے پوچھا تمہارا کیا مذہب ہے تو اس نے کہا مجھے تو پتا نہیں ہمارے پنچوں کو معلوم ہوگا ان کو آپ لکھیں وہ بتا دیں گے۔ حضرت خلیفہ اوّل نے اسے نماز پڑھنے کے لئے کہا اور چونکہ بہت معمولی سمجھ کا آدمی تھا نماز کا شوق دلانے کے لئے اسے کہا اگر تم پانچ وقت کی نمازیں پڑھ لو تو دو روپے دونگا۔ اس نے کہا مَیں نماز میں کیا پڑھوں۔ آپ نے بتایا تم سُبْحَانَ اللّٰہ سُبْحَانَ اللّٰہ کہتے رہنا وہ مغرب کی نماز کے لئے کھڑا ہؤا تو اندر سے کسی خادمہ نے اسے آواز دی کہ کھانا لے جاؤ۔ ایک دو آوازوں پر تو چپ رہا پھر کہنے لگا ذرا ٹھہرو نماز پڑھ لوں تو آتا ہوں۔ یہ تو اس کی حالت تھی۔ اس زمانہ میں احمدیت کی مخالفت ہوتی تھی اور مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی سٹیشن پر جا کر لوگوں کو قادیان جانے سے روکا کرتے تھے۔ کبھی کبھی حضرت صاحب کی تار لے کر یا کسی اور کام کے لئے وہ نوکر بھی جس کا نام پیرا تھا اسٹیشن پر جایا کرتا تھا۔ ایک دفعہ مولوی محمد حسین صاحب نے اسے کہا تو کیوں وہاں بیٹھا ہے یہاں چلا آ۔ جب مولوی صاحب نے اسے بہت تنگ کیا تو اس نے کہامَیں اور تو

لوگ جاتے ہیں اور تمہارے روکنے کے باوجود جاتے ہیں مگر تم یہاں روز اکیلے ہی آتے ہو اور اکیلے ہی چلے جاتے ہو کوئی تو بات ہے کہ مرزا صاحب کے پاس لوگ آتے ہیں۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ 10 فروری 1928ء خطبات محمود جلد 11 صفحہ 304)

مسیح موعودؑ کا ماضی

ہم حضرت مرزا صاحب کی دعویٰ سے پہلے کی زندگی کو دیکھتے ہیں تو آپ نے یہاں کے ہندوؤں، سکھوں اور مسلمانوں کو بار بار اعلان فرمایا کہ کیا تم میری پہلی زندگی پر کوئی اعتراض کر سکتے ہو مگر کسی کو جرأت نہ ہوئی بلکہ آپ کی پاکیزگی کا اقرار کرنا پڑا۔

مولوی محمد حسین بٹالوی جو بعد میں سخت ترین مخالف ہوگیا اس نے اپنے رسالہ میں آپ کی زندگی کی پاکیزگی اور بے عیب ہونے کی گواہی دی اور مسٹر ظفر علی خان کے والد نے اپنے اخبار میں آپ کی ابتدائی زندگی کے متعلق گواہی دی کہ بہت پاکباز تھے۔ پس جو شخص چالیس سال تک بے عیب رہا اور اس کی زندگی پاکباز رہی وہ کس طرح راتوں رات کچھ کا کچھ ہوگیا اور بگڑ گیا۔ علماء نفس نے مانا ہے کہ ہر عیب اور اخلاقی نقص آہستہ آہستہ پیدا ہؤا کرتا ہے ایک دم کوئی تغیر اخلاقی نہیں ہوتا ہے۔ پس دیکھو کہ آپ کا ماضی کیسا بے عیب اور بے نقص اور روشن ہے۔

(معیار صداقت جلد نمبر 6 انوار العلوم صفحہ 61)

حضرت مسیح موعودؑ کا حال

آپ کو طرح طرح سے مارنے کی کوشش کی گئی۔ لوگ مارنے پر متعین ہوئے جن کا علم ہو گیا اور وہ اپنے ارادے میں ناکام ہوئے، مقدمے آپ پر جھوٹے اقدام قتل کے بنائے گئے۔ چنانچہ ڈاکٹر مارٹن کلارک نے جھوٹا مقدمہ اقدام قتل کا بنایا اور ایک شخص نے کہہ بھی دیا کہ مجھے حضرت مرزا صاحب نے متعین کیا تھا۔ مجسٹریٹ وہ جو اس دعویٰ کے ساتھ آیا تھا کہ اس مدعی مہدویت و مسیحیت کو اب تک کسی نے پکڑا کیوں نہیں میں پکڑوں گا مگر جب مقدمہ ہوتا ہے وہی مجسٹریٹ کہتا ہے کہ میرے نزدیک یہ جھوٹا مقدمہ ہے۔ بار بار اس نے یہی کہا اور آخر اُس شخص کو عیسائیوں سے علیحدہ کر کے پولیس افسر کے ماتحت رکھا گیا اور وہ شخص رو پڑا اور اس نے بتا دیا کہ مجھے عیسائیوں نے سکھایا تھا اور خدا نے اس جھوٹے الزام کا قلع قمع کر دیا۔

اسی طرح ہماری جماعت کے پُر جوش مبلغ مولوی عمر الدین صاحب شملوی اپنا واقعہ سنایا کرتے ہیں کہ وہ بھی اسی معیار پر پرکھ کر احمدی ہوئے ہیں۔ وہ سناتے ہیں کہ شملہ میں مولوی محمد حسین اور مولوی عبدالرحمٰن سیاح اور چند اور آدمی مشورہ کر رہے تھے کہ اب مرزا صاحب کے مقابلہ میں کیا طریق اختیار کرنا چاہئے۔ مولوی عبدالرحمٰن صاحب نے کہا کہ مرزا صاحب اعلان کر چکے ہیں کہ میں اب مباحثہ نہیں کروں گا ہم اشتہار مباحثہ دیتے ہیں اگر وہ مقابلہ پر کھڑے ہو جائیں گے تو ہم کہیں گے کہ انہوں نے جھوٹ بولا کہ پہلے تو اشتہار دیا تھا کہ ہم مباحثہ کسی سے نہ کریں گے اور اب مباحثہ کے لئے تیار ہو گئے اور اگر مباحثہ پر آمادہ نہ ہوئے تو ہم شور مچا دیں گے کہ دیکھو مرزا صاحب ہار گئے ہیں۔ اس پر مولوی عمر الدین نے کہا کہ اس کی کیا ضرورت ہے میں جاتا ہوں اور جا کر ان کو قتل کر دیتا ہوں۔ مولوی محمد حسین نے کہا کہ لڑکے تجھے کیا معلوم یہ سب کچھ کیا جا چکا ہے۔ مولوی عمر الدین صاحب کے دل میں یہ بات بیٹھ گئی کہ جس کی خدا اتنی حفاظت کر رہا ہے وہ خدا ہی کی طرف سے ہو گا۔ انہوں نے جب بیعت کر لی تو واپس جاتے ہوئے مولوی محمد حسین بٹالہ کے سٹیشن پر ملے اور کہا تو کدھر؟ انہوں نے کہا کہ قادیان بیعت کر کے آیا ہوں۔ کہا تو بہت شریر ہے تیرے باپ کو لکھوں گا۔ انہوں نے کہا کہ مولوی صاحب یہ تو آپ ہی کے ذریعہ ہوا ہے جو کچھ ہوا ہے۔

(معیار صداقت انوار العلوم جلد 6 صفحہ 61-62)

مخالفین کا بائیکاٹ اور ایذاء رسانی

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا بائیکاٹ بھی ہم نے دیکھا۔ وہ وقت بھی دیکھا جب چوڑھوں کو صفائی کرنے اور سقوں کو پانی بھرنے سے روکا جاتا۔ پھر وہ وقت بھی دیکھا جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کہیں باہر تشریف لے جاتے تو آپ پر مخالفین کی طرف سے پتھر پھینکے جاتے اور وہ ہر رنگ میں ہنسی اور استہزاء سے پیش آتے۔ مگر ان تمام مخالفتوں کے باوجود کیا ہوا، آپ جتنے لوگ اس وقت یہاں بیٹھے ہیں، آپ میں سے پچانوے فیصدی وہ ہیں جو اس وقت مخالف تھے یا مخالفوں میں شامل تھے مگر اب وہی پچانوے فیصدی خدا تعالیٰ کے فضل سے ہمارے ساتھ شامل ہیں۔ پھر حضرت خلیفہ اول کی وفات کے بعد جماعت میں جو شور اٹھا اس کا کیا حشر ہوا۔ اس فتنہ کے سرکردہ وہ لوگ تھے جو صدر انجمن پر حاوی تھے اور تحقیر کے طور پر کہا کرتے تھے کہ کیا ہم ایک بچہ کی غلامی کر لیں۔ خدا تعالیٰ نے اسی بچے کا ان پر ایسا رعب ڈالا کہ وہ قادیان چھوڑ کے بھاگ گئے اور اب تک یہاں آنے کا نام نہیں لیتے۔ انہیں لوگوں نے اس وقت بڑے غرور سے کہا تھا کہ جماعت کا اٹھانوے فیصدی حصہ ہمارے ساتھ ہے اور دو فیصدی ان کے ساتھ۔ مگر اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے دو فیصدی بھی ان کے ساتھ نہیں رہا اور اٹھانوے فیصدی بلکہ اس سے بھی زیادہ ہماری جماعت میں شامل ہو چکا ہے۔

(خطبات محمود جلد 15 صفحہ 207)

قادیان کی ترقی کی پیشگوئی

ایک زمانہ تھا کہ یہاں احمدیوں کو مسجدوں میں نہیں جانے دیا جاتا تھا۔ مسجد کا دروازہ بند کر دیا گیا۔ چوک میں کیلے گاڑ دیئے گئے تا نماز پڑھنے کے لئے جانے والے گریں اور کنوئیں سے پانی نہیں بھرنے دیا جاتا تھا بلکہ یہاں تک سختی کی جاتی تھی کہ کمہاروں کو ممانعت کر دی گئی تھی کہ احمدیوں کو برتن بھی نہ دیں۔ ایک زمانہ میں

یہ ساری مشکلات تھیں مگر اب وہ لوگ کہاں ہیں۔ ان کی اولادیں احمدی ہو گئی ہیں اور وہی لوگ جنہوں نے احمدیت کو مٹانے کی کوشش کی ان کی اولاد اسے پھیلانے میں مصروف ہے۔ یہی مدرسہ جس جگہ واقع ہے یہاں پرانی روایات کے مطابق جنّ رہا کرتے تھے اور کوئی شخص دوپہر کے وقت بھی اس راستہ سے اکیلا نہ گزر سکتا تھا۔ اب دیکھو۔ وہ جنّ کس طرح بھاگے۔ مجھے یاد ہے۔ اس (ہائی سکول والے) میدان سے جاتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنا ایک رؤیا سنایا تھا کہ قادیان بیاس تک پھیلا ہوا ہے اور شمال کی طرف بھی بہت دور تک اس کی آبادی چلی گئی ہے۔ اس وقت یہاں صرف آٹھ دس گھر احمدیوں کے تھے اور وہ بھی تنگدست۔ باقی سب بطور مہمان آتے تھے لیکن اب دیکھو خدا تعالیٰ نے کس قدر ترقی اسے دی ہے۔

(الفضل جلد نمبر 95 صفحہ 6۔ ایضاً 81/20 صفحہ 3)

(بحوالہ الفضل انٹرنیشنل 20/مارچ 2009ء تا 26/مارچ 2009ء)

Love For All Hatred For None

Nasir Shah (Prop.)
Gangtok, Sikkim

Watch Sales & Service
All kind of Electronics
Export & Import Goods &
V.C.D. and C.D. Players
are available here

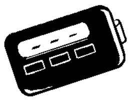
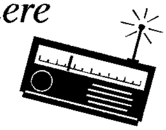

Near Ahmadiyya Muslim Mission
Gangtok, Sikkim
Ph.: 03592-226107, 281920

Zishan Ahmad Amrohi
(Prop.)

Cell : 9720171269, 9720001269

ADNAN GARMENTS (INDIA)
(Jackets, geans Pants etc.)

ADNAN ELECTRONICS
(12 Volt D.C. Table Fan Manufacturing)

SHAN TRADING COMPANY
Wholesaler of
TANDU LEAVES AND TOBACCO

Ghar Pachiya, Amroha, J. P. Nagar, U.P. - 244221

حضرت امام مہدی علیہ السلام کے مجاہدانہ کارنامے

(محترم جناب مولوی دوست محمد صاحب شاہد مرحوم)

مسلمانوں میں وحدتِ افکار کے لئے جدوجہد

حضرت امام مہدی علیہ السلام کو الہاماً حکم ہوا ''سب مسلمانوں کو جو روئے زمین پر ہیں جمع کرو عَلٰی دِیْنٍ وَّاحِدٍ'' (بدر 24 نومبر 1905ء صفحہ 2، الحکم 24 نومبر 1905ء صفحہ 1) جناب مولوی ظفر علی خان صاحب نے ''ستارۂ صبح'' دسمبر 1916ء میں آپؑ کے اِس مشن کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اعتراف کیا:۔

''جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی ...کی زندگی کا ایک بڑا مقصد آپ کے متعدد دعاوی جو حیزِ تحریر میں آچکے ہیں مسلمانوں میں وحدت قائم کرنا تھا۔''

(بحوالہ ''مولانا ظفر علی خاں کی گرفتاری'' از خان کابلی صفحہ 5)

حضرت امام مہدی علیہ السلام نے اِس عالمگیر مشن کی تکمیل کے لئے نہایت وسیع بنیادیں رکھ دیں ہیں چنانچہ آپؑ نے اختلافاتِ اُمت کو ختم کرنے کے لئے تمام مسلمانوں کو دعوت دی کہ وہ قرآن کو اپنا پیشوا بنائیں (اتمام الحجۃ صفحہ: 4) نیز مسلمانوں کے مختلف مکاتبِ فکر کے بارے میں افراط و تفریط سے ہٹ کر حکم عدل کی حیثیت سے ایسا متوازن اور متعدل مسلک متعین فرمایا کہ جس پر چل کر تمام ایسے فرقہ وارانہ اختلافات جو ملت اسلامیہ کی اجتماعی طاقت و قوت کو صدیوں سے نقصان پہنچا رہے ہیں یک قلم ختم ہو سکتے ہیں۔

ہمارا یقین ہے کہ دنیائے اسلام کے عالمی اتحاد کی پُرشکوہ عمارت کی بنیادی اینٹ حضرت امام مہدی علیہ السلام کے ہاتھوں رکھی جا چکی ہے جو اللہ کے فضل و کرم سے جلد یا بدیر پایہ تکمیل کو پہنچے گی اور بالآخر غلامانِ محمدؐ کے قدم رب جلیل کی بشارت کے مطابق رفعت و شوکت کے بلند مینار پر ہمیشہ کے لئے قائم ہو جائیں گے۔ انشاء اللہ۔ لاہور کے ایک قدیم اخبار ''ملت'' نے آج سے باسٹھ برس قبل اعتراف کیا تھا کہ:۔

''ہم جناب مرزا غلام احمد صاحب مرحوم و مغفور کے پیرو نہیں ہیں اور مرحوم کے کئی خیالات سے ہم کو اختلاف رہا ہے مگر جس اصول پر انہوں نے اپنے مشن کی بنیاد قائم کی تھی اس سے کسی باخبر اور ذی ہوش مسلمان کو اختلاف نہیں ہو سکتا اس تمام جدوجہد اور کوشش کا انتہائی مقصد یہ تھا کہ مسلمانوں میں خالص اسلامی سپرٹ ازسرِ نو پیدا کر دیا جائے تاکہ ان کی قومیت محفوظ رہے اور وہ دین و دُنیا میں سرخرو اور کامیاب ہوں۔'' (اخبار ملّت لاہور بحوالہ الحکم 28 نومبر 1910ء صفحہ 16)

آسمانی بادشاہت کی منادی

بلاشبہ حقیقی آزادی کے اصل علمبردار خدا کے مامور اور آسمانی مصلح ہی رہے ہیں مگر اُن کا تصورِ آزادی اور اس کے حصول کا طریقِ کار اور پروگرام اور پالیسی اُن کے زمانہ کے دوسرے سیاسی لیڈروں یا مذہبی راہنماؤں کے تابع نہیں ہوتے بلکہ اس کی نشاندہی براہ راست رب جلیل کی طرف سے ہوتی ہے اور باقی دنیا کا فرض ہوتا ہے کہ آزادی کی اسی راہ پر گامزن ہو کر منزل مقصود تک پہنچیں۔

بطور مثال حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کے حالاتِ زندگی پر نظر ڈالئے۔ سیدنا حضرت موسیٰ علیہ السلام کے خلفاء اور مجددین میں آپؑ سے بڑھ کر اُمّت موسویہ کی آزادی کا پیامبر کون ہوگا؟ بایں ہمہ آپؑ کے تخیل آزادی اور اس کے طریق کار دونوں کے خلاف اُس دور کے کاہنوں، صدوقیوں اور فریسیوں نے عَلم بغاوت بلند کیا۔ یہ لوگ مدت سے اپنے ذہنوں میں ایک ایسے مسیح موعود کا نقشہ جمائے بیٹھے تھے جو انہیں یکایک رومی سلطنت کے تسلط اقتدار سے آزاد کرا کے انہیں فی الفور مسندِ حکومت پر بٹھا دے اور اُنکے گھر دنیاوی لعل و جواہر سے بھر دے مگر حضرت مسیح ناصری علیہ السلام نے اس کے برعکس حلیمی، رحمدلی، پاک نفسی اور قربانی کی روح پھونکنے کی طرف توجہ دی اور مادی اور سیاسی حکومتوں کو اپنا مطمع نظر اور نصب العین بنانے کی بجائے آسمانی بادشاہت میں داخل ہونے کی منادی کی۔

تاریکی کے فرزندوں نے اس نظریہ کو تسلیم کرنے کی بجائے نہ صرف اس پیکر حریت پر فتویٰ کفر لگایا بلکہ اسے رومی حکومت کا باغی ثابت کرنے کے لئے عدالت کے کٹہرے میں بطور مجرم کھڑا کرا دیا اور جھوٹی شہادتیں دیکر انہیں پھانسی کا مستحق

ٹھہرایا گیا۔ حضرت مسیحؑ سے ان ظالموں نے ایک بار یہ شرارت آمیز سوال بھی کیا کہ ''قیصر کو جزیہ دینا روا ہے یا نہیں؟'' آپ نے فرمایا ''اے ریا کارو! مجھے کیوں آزماتے ہو۔ جزیہ کا سکہ مجھے دکھاؤ۔'' وہ ایک دینار لائے آپ نے اُن سے دریافت کیا ''یہ صورت اور نام کس کا ہے؟'' وہ بولے ''قیصر کا''۔ اس پر آپ نے یہ نہایت لطیف جواب دیا ''جو قیصر کا ہے قیصر کو اور جو خدا کا ہے خدا کو دو۔''

(متی باب 22 آیت 16-22، مرقس باب 12 آیت 13-17)

عہدِ حاضر کے نامور مؤرخ الاستاذ عباس محمود العقاد اپنی کتاب ''حیاۃ المسیح فی التاریخ و کشوف العصر'' میں حضرت مسیحؑ کے اس پیغامِ آزادی اور آسمانی بادشاہت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:-

''حضرت مسیحؑ کے پیش کردہ اس عقیدہ کا اصل جوہر یہ تھا کہ ایسا انسان نامراد اور خائب و خاسر ہے جو اپنے مَن کی دنیا ضائع کر کے پورے عالم پر حکومت کرتا ہے۔ آسمانی بادشاہت مَن کی دنیا میں قائم ہوتی ہے۔ محلات اور تخت و تاج کا اس سے سروکار نہیں۔ انسان کا حقیقی سرمایہ اس کا ضمیر اور فکر ہے۔ کھانا پینا، لباس، شاندار عبادت گاہیں اور محرابیں اصل انسانی سرمایہ نہیں حقیقت یہ ہے کہ نمود و نمائش سے بڑھ کر دنیا کی کوئی بیماری نہیں اور حضرت مسیحؑ نے اس سے نجات کا جو نسخہ تجویز کیا تھا اس سے زیادہ مؤثر کوئی نسخہ بھی نہیں۔

قوم قوم کا، گروہ گروہ کا اور فرد فرد کا رشتہ ایک دوسرے سے ٹوٹا ہوا تھا۔ پورا زمانہ آقا و غلام اور حاکم و محکوم میں تقسیم تھا۔ رومی پوری دنیا کا پیدائشی آقا تھا۔ اسرائیل مذہبی برتری کے باعث پوری دنیا کا آقا تھا۔ یونانی، ایشائی اور مصری ہر ایک مختلف قوموں کا آقا تھا، ہر ایک درندہ صفت تھا۔ آقا نے غلام کو انسانی برادری سے خارج کر رکھا تھا۔ غلام آقا سے اتنی ہی نفرت کرتا تھا جتنی موت سے بلکہ موت اس کے لئے اس غلامانہ زندگی میں مقابلہ میں قابلِ ترجیح تھی جس میں ذلّت، بھوک اور اذیت کے سوا کچھ نہیں تھا۔ ایک ہی قوم کے افراد مختلف گروہوں میں بٹے ہوئے تھے اور ہر گروہ دوسرے گروہ کا دشمن تھا۔ ایک دوسرے کی آنکھ میں خار کی طرح کھٹکتا تھا۔

ایسے انسانوں میں ایک شخص سراپا مژدہ بن کر آتا ہے اور ان سے کہتا ہے کہ خدا تمام انسانوں کا رب ہے... محبت سب سے افضل چیز ہے اور سب سے افضل محبت یہ ہے کہ دشمنوں سے محبت کی جائے نیکی یہ ہے کہ سوال کرنے والے کے سوال سے بڑھ کر دو۔ اور بغیر سوال کے دو۔ آسمانی بادشاہت کا دروازہ مال و دولت سے وا نہیں ہوسکتا۔ جو قیصر کا ہے قیصر کو دو اور جو خدا کا ہے خدا کو دو۔ جس شرف اور مجد کے بہت سے طالب ہوں وہ اس قابل نہیں کہ اس کے حصول کی جدوجہد کی جائے۔ اس سرفرازی کے حصول کی جدوجہد کرنی چاہئے جسے کوئی چھین جھپٹ نہ سکے۔''

(حیاتِ مسیح تاریخ اور جدید عصری انکشافات کے آئینہ میں'' صفحہ 106-107، مترجم منہاج الدین اصلاحی، ناشر پاکستان کواپریٹو پبلشرز لاہور)

حضرت امام مہدی بانی جماعت احمدیہ علیہ السلام بھی چونکہ حضرت مسیحؑ ابن مریم کے مثیل و نظیر کی حیثیت سے برپا ہوئے تھے اس لئے آپؑ کے پیغامِ آزادی اور دعوتِ انقلاب کا نصب العین بھی خالصۃً آسمانی بادشاہت تھا۔ جیسا کہ آپؑ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے عالم رؤیا میں دکھایا گیا کہ:-

''مَیں نے دیکھا کہ رات کے وقت مَیں ایک جگہ بیٹھا ہوں اور ایک اور شخص میرے پاس ہے۔ تب مَیں نے آسمان کی طرف دیکھا تو مجھے نظر آیا کہ بہت سے ستارے آسمان پر ایک جگہ جمع ہیں تب مَیں نے ان ستاروں کو دیکھ کر اور انہیں کی طرف اشارہ کر کے کہا آسمانی بادشاہت۔''

(بدر 8 نومبر 1906ء صفحہ:3)

حضور انورؑ کے الفاظ میں اس مکاشفہ کی تشریح درج ذیل الفاظ میں ملتی ہے:-

ا-''خدا ارادہ فرماتا ہے کہ آسمانی نشانوں کے ساتھ سچ کو دُنیا میں پھیلا دے۔ سو میرا یہ اصول ہے کہ دنیا کے بادشاہوں کو اپنی بادشاہیاں مبارک ہوں۔ ہمیں ان کی سلطنت اور دولت سے کچھ غرض نہیں ہمارے لئے آسمانی بادشاہی ہے۔ ہاں نیک نیتی اور سچی خیر خواہی سے بادشاہوں کو آسمانی پیغام سُنانا ضروری ہے۔''

(تحفہ قیصریہ صفحہ:13 طبع اوّل)

۲-''یہ خدا کا فضل ہے کہ اُس نے ہمیں ان گردشوں اور طرح طرح کے حوادث میں جو حکومت کے بعد تحکم کے زمانہ سے لازمِ حال پڑی ہوئی ہیں برباد کرنا نہیں چاہا بلکہ زمین کی ناچیز حکومتوں اور ریاستوں سے ہمیں نجات دیکر آسمان کی بادشاہت عطا کی۔ یہاں نہ کوئی دشمن چڑھائی کر سکے اور نہ آئے دن اس میں جنگوں

اورخونریزیوں کے خطرات ہوں اور نہ حاسدوں اور بخیلوں کو منصوبہ بازی کا موقعہ ملے۔‘‘

(تحفہ قیصریہ صفحہ:18-20 طبع اوّل)

۳-’’میری مثال مسیح کی مثال ہے۔مَیں اس دنیا کی حکومت اور ریاست کو نہیں چاہتا اور بغاوت کو سخت بدذاتی سمجھتا ہوں...صلحکاری سے حق کو پھیلانا میرا مقصد ہے اورمَیں تمام ان باتوں سے بیزار ہوں جوفتنہ کی باتیں ہوں یا جوش دلانے والے منصوبے ہوں...میرے اندر کھوٹ نہیں اور میرے لبوں پر نفاق نہیں۔‘‘ (انجام آتھم صفحہ:68)

۴-اپنے پُر معارف شعری کلام میں فرماتے ہیں:

مجھ کو کیا ملکوں سے میرا ملک ہے سب سے جُدا
مجھ کو کیا تاجوں سے میرا تاج ہے رضوانِ یار
ہم تو بستے ہیں فلک پر اس زمیں کو کیا کریں
آسماں کے رہنے والوں کو زمین سے کیا نقار
ملکِ روحانی کی شاہی کی نہیں کوئی نظیر
گو بہت دنیا میں گزرے ہیں امیرو تاجدار

ایک بین الاقوامی جماعت کا قیام

حضرت امام مہدی علیہ السلام کو بذریعہ خواب جس آسمانی بادشاہت کا نظارہ دکھایا گیا اس کی تعبیر آپؑ نے یہ فرمائی کہ’’آسمانی بادشاہت سے مراد ہمارے سلسلہ کے برگزیدہ لوگ ہیں جن کو خدا زمین میں پھیلا دیگا۔‘‘ (بدر8/نومبر1906ء) حضرت اقدسؑ کی کشفی آنکھ نے برگزیدہ لوگوں کی’’آسمانی بادشاہت‘‘ کا جوشاندار منظر دیکھا اس کی تفصیل آپؑ ہی کے قلم سے لکھتا ہوں۔فرماتے ہیں:-

’’یہ گروہ اسکا ایک خالص گروہ ہوگا اور وہ انہیں آپ اپنی روح سے قوت دے گا اور انہیں گندی زیست سے صاف کرے گا اوران کی زندگی میں ایک پاک تبدیلی بخشے گا۔وہ جیسا کہ اس نے اپنی پاک پیشگوئیوں میں وعدہ فرمایا ہے اس گروہ کو بہت بڑھائے گا اور ہزار ہا صادقین کو اس میں داخل کرے گا۔وہ خود اس کی آبپاشی کریگا اوراس کو نشوونما دے گا یہاں تک کہ اُن کی کثرت اور برکت نظروں میں عجیب ہو جائے گی اور وہ اس چراغ کی طرح جو اونچی جگہ رکھا جاتا ہے دنیا کی چاروں طرف اپنی روشنی کو پھیلائیں گے اوراسلامی برکات کے لئے بطور نمونہ کے ٹھہریں گے۔‘‘(اشتہار4/مارچ1889ء)

عصرِ حاضر کے اس مجاہدِ اعظم کے ذریعہ اس آسمانی بادشاہت کو قریب لانے کے لئے ایک بین الاقوامی جماعت پون صدی سے معرضِ وجود میں آچکی ہے اور خدا کے فضل وکرم سے شاہراہِ غلبۂ اسلام پر نہایت برق رفتاری کے ساتھ رواں دواں ہے۔چنانچہ علامہ نیاز فتح پوری اِس حقیقت کا اظہار کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:-

’’تحریکِ احمدیت کی تاریخ 1889ء سے شروع ہوتی ہے جس کو کم وبیش ستر برس سے زیادہ زمانہ نہیں گزرا۔لیکن اِس قلیل مدت میں اس نے اتنی وسعت اختیار کرلی کہ آج لاکھوں نفوس اس سے وابستہ نظر آتے ہیں اوردنیا کا کوئی دور دراز گوشہ ایسا نہیں جہاں یہ مردانِ خدا اسلام کی صحیح تعلیم...کی نشرواشاعت میں مصروف نہ ہوں۔...اور جب قادیان وربوہ میں صدائے اللہ اکبر بلند ہوتی ہے تو ٹھیک اسی وقت یورپ وافریقہ وایشیا کے ان بعید وتاریک گوشوں سے بھی یہی آواز بلند ہوتی ہے جہاں سینکڑوں غریب الدیار احمدی خدا کی راہ میں دلیرانہ قدم آگے بڑھاتے ہوئے چلے جارہے ہیں۔‘‘(ملاحظات نیاز فتحپوری صفحہ:44-45)

ان کارناموں پر غور کرنے والا ہر شخص حضرت امام مہدی علیہ السلام کی صداقت پر ایمان لائے گا۔وما علینا اِلّا البلاغ.

BRB ®
OFFSET PRINTERS
AND
PUBLISHERS
BRB CENTRE, THAVAKKARA, KUNNUR - 17
Ph. : 2761010, 2761020

NAVED SAIGAL
+91 9885560884
Tel : +91-40-39108888, (5 Lines)
e-mail : info@prosperoverseas.com
(HYDERABAD OFFICE)

ASIF SAIGAL
+91 9830960492 , +91 98301 30491
Tel : +91-33-22128310, 32998310
e-mail : kolkata_prosperoverseas@rediffmail.com
(KOLKATA OFFICE)

STUDY ABROAD

★ UK ★ IRELAND ★ FRANCE ★ USA ★
★ AUSTRALIA ★ NEW ZEALAND ★
★ MALAYSIA ★ SWITZERLAND ★ CYPRUS ★
★ SINGAPORE ★ CHINA(MBBS) AND MANY MORE

FREE EDUCATION ALSO AVAILABLE

★ Study Abroad At Indian Cost (Any Course)
★ Comprehensive Free Counseling
★ Educational Loan Assistance
★ VISA Assistance
★ Travel And Foreign Exchange Arrangements
★ Part Time Job/ Internship available

Your Search For The Best End At......

PROSPER OVERSEAS

We Build Your Career

PROSPER CONSULTANTS

www. prosperoverseas.com

For Placement Enquiries Visit: **www.prosperconsultants.in**

Love for All Hatred For None

H. Nayeema Waseem 09490016854
040-24440860

Waseem Ahmed 09346430904
040-24150854

Inta
Beauty Collection

Imp, Cosmetics & Immitation
Jewellary Leather & Fancy Bags,
School Bags & Belts, Voilets E.T.C

Inta
Masroor Hosiery Foot Wear

A Diesinger Fancy Footwear for
Ladies & Kids, Exclusive Hosiry.

K.P. Complex Under Ground Floor, Shop No. 1 & 1/A

Beside: Venkatada Theatre Lane.
Dilsukh Nagar, Hydrabad-60
A.P INDIA

Wholesale Dealer for: Melamine, Krockey, Ceramics.

ڈاکٹر عبد السلام۔ استاد، ہم منصب اور دوست

پروفیسر رابرٹ ڈیل بورگو (ریٹائرڈ)، یونیورسٹی آف تسمانیہ، آسٹریلیا، ترجمہ زکریا ورک، کینیڈا

تعارف: ڈاکٹر رابرٹ ڈیل بورگو Robert Dellbourgo، یونیورسٹی آف تسمانیہ میں پروفیسر آف تھیوریٹکل فزکس تھے۔ آپ نے ڈاکٹر عبدالسلام کی زیرنگرانی امپریئل کالج سے پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کی تھی۔ 1964ء میں آپ نے آئی سی ٹی پی میں ملازمت شروع کی، 1966ء میں امپریئل کالج میں لیکچرار بنے، اور 1976ء میں آسٹریلیا واپس چلے گئے۔ ڈاکٹر سلام کے ساتھ انہوں تیس کے قریب سائنسی مقالے لکھے تھے۔ تدریس کے شعبہ سے اب آپ ریٹائر ہو چکے ہیں۔ درج ذیل تقریر انہوں نے 1997ء میں ٹریسٹ میں ڈاکٹر سلام کی پہلی برسی کے موقعہ پر یادگاری اجلاس میں کی تھی۔

سب سے پہلے تو میں اس بات کا اظہار کرنا چاہتا ہوں کہ میں خود کو کتنا خوش قسمت محسوس کر رہا ہوں کہ مجھے آپ لوگوں سے خطاب کرنیکا موقعہ دیا گیا ہے۔ دوسری بات یہ کہ میں آسٹریلیا سے بہت لمبا سفر کے یہاں پندرہ منٹ کی تقریر کرنے آیا ہوں۔ بلکہ حقیقت تو یہ ہے کہ دعوت نامہ ملنے پر پہلے تو میں ہچکچایا پھر غور کرنے کے بعد دعوت نامہ قبول کر لیا تاکہ میں اس عظیم انسان کو خراج عقیدت پیش کر سکوں۔ دوسرے لفظوں میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ میں نے اس وزٹ کو زیارت کے روپ میں دیکھا ہے۔ تیسری بات میں یہ تسلیم کرتا ہوں کہ اس قسم کی یادوں پر مبنی تقاریر میں اس سے پہلے بھی کر چکا ہوں، جیسے امپریئل کالج گزشتہ سال فروری میں، سلام فیسٹ کے موقعہ پر ٹریسٹ مارچ 1993ء۔ ٹریسٹ میں اجلاس آخری موقعہ تھا جب میری ان سے ملاقات ہوئی اور جو میرے لئے ایک دل گداز تجربہ تھا، خاص طور پر جب ان کو سینٹ پیٹرس برگ یونیورسٹی کی طرف سے ڈاکٹریٹ کی ڈگری تفویض کی گئی تھی۔ میری آج کی تقریر گزشتہ تقریروں پر مشتمل ماسوا چند تبدیلیوں کے ہوگی، اس لئے ان احباب سے معذرت کیساتھ جو میری گزشتہ تقاریر سماعت فرما چکے ہیں۔

ڈاکٹر سلام نے میری زندگی میں مختلف رول ادا کئے: سب سے پہلے بطور استاد کے، انڈر گریجوایٹ اور پوسٹ گریجوایٹ، پھر پی ایچ ڈی سپروائزر، پھر آئی سی ٹی پی میں باس کا رول، اور آخر پر ایک عمدہ ہم منصب اور نہایت قریبی دوست۔ میرا پہلا تعلق ان سے بطور استاد کے تھا۔ اگرچہ پروفیسر سلام لیکچر دینے سے پرلطف نہیں ہوتے تھے، لیکن ان کی کمر توڑ رفتار کے باوجود میں نے ان کو سب سے زیادہ انسپائر کرنیوالا ٹیچر پایا۔ امپریئل کالج میں وہ شاگردوں کیساتھ گھل مل جاتے تھے۔ حقیقت تو یہ ہے کہ میرا ان سے پہلا تعلق 1958ء میں اس وقت ہوا جب وہ کالج ڈنر کیلئے آئے تھے تا کہ طالب علم سٹاف سے شناسائی حاصل کر سکیں۔ مگر جب آپ انٹرنیشنل سینٹر کے قیام میں پوری دل جمعی سے مشغول ہو گئے تو ایسا ہونا ممکن نہ رہا۔ آپ میں سے بہت سے لوگ جانتے ہیں کہ سلام ایک سادہ منش انسان تھے۔ ایک موقعہ پر سرن سوئٹزرلینڈ سے برونو زومینو، اٹلی آیا تو سلام نے اصرار کیا کہ وہ اس کو سٹاف کامن روم کی بجائے سٹوڈنٹ کیفے ٹیریا میں دوپہر کا کھانا کھلائیں گے کیونکہ سلام عام انسانوں میں گھل مل جانا پسند کرتے تھے۔ میرے خیال میں یہ واقعہ ان کی شخصیت کا آئینہ دار ہے۔

فطری طور پر طالبعلموں کیلئے آپ انسپریشن کا منبع تھے جن کے کانوں میں یہ بھنک پڑ گئی تھی کہ پروفیسر بلیک ایٹ Blackett نے ایسے ذہین ترین اور کرشماتی پروفیسر کو ریکروٹ کیا تھا جو ہکس لے بلڈنگ میں فروکش تھا۔ ان کی سرپرستی میں تھیوریٹکل فزکس تعلیم حاصل کرنے کا انتخاب میں نے اسی بنیادی وجہ سے کیا تھا۔ پاکستانی طالبعلموں کے گروہ در گروہ اسی وجہ سے امپریئل کالج

میں تعلیم کیلئے چلے آتے تھے، بلکہ حقیقت تو ہے کہ پوسٹ گریجوایٹ طالب علموں کا ایک تہائی حصہ ایسے ہی طالب علموں پر مشتمل تھا۔ ساٹھ کی دہائی کا اول ترین دور تین چیزوں کیلئے اہم تھا یعنی spontaneous . symmetry breaking, the guage technique, and birth of flavor SU(3). وہ مناظر میری آنکھوں کے سامنے صاف شفاف ہیں جب Eight-fold way کے تحقیقاتی دور میں سلام اور نی مان Neeman میں زبانی تلخ کلامی کے میچ ہوا کرتے تھے۔

آپ کو معلوم ہوگا کہ سلام سخت گیر کام لینے والا شخص تھے، اور بہت کم طالب علم ان کی کڑی نگاہوں سے بچ کر چھپے رہ سکتے تھے۔ تحقیقی کاموں میں پروگریس رپورٹ کیلئے آپ

ماہی بے آب ہوتے، اور آپ کا زرخیز دماغ کسی سائنسی مسئلے میں نت نئے پہلو اور زاویہ نگاہ تلاش کرتا رہتا تھا۔ جیسا کہ مائیکل ڈف نے کل کے اجلاس میں بتلایا کہ ایسا کرنا کسی ابھرتے نوخیز پوسٹ گریجوایٹ طالب علم کو بدحواس کرنے کا باعث ہوتا تھا۔ روزانہ کے معمول وہ میرے کمرے میں تشریف لاتے، ہاتھوں کو آپس میں رگڑتے، اور استفسار کرتے کیا مسئلہ حل ہونے کے قریب ہے؟ باوجودیکہ مسئلہ کیلئے کی جانیوالی کیلکولیشنز بہت ہی جان سوز ہوتی تھیں۔ ڈاکٹر سلام کے ساتھ معاملہ یہ تھا کہ یا تو آپ ان کے ہمراہ تیرنا سیکھ لیتے بصورت دیگر غرقاب ہوجاتے۔ تمام امور کو مدنظر رکھتے ہوئے میں ان کا تہہ دل سے ممنون ہوں کہ انہوں نے میرا کیریکٹر اس طور سے ڈھالا، اور مجھے لوگوں سے معاملات کرنے کا تجربہ فراہم کیا خاص طور پر خود ان کے ساتھ۔ کسی مسئلہ کے فائن پوائنٹ پر اگر آپ ان کیساتھ گفتگو کرنے کیلئے ہمت باندھتے تو آپ کو سوفی صد مطمئن ہونا لازمی تھا کہ آپ کیا کہنے والے ہیں کیونکہ ڈاکٹر سلام کو مسئلہ کا جواب وہبی طور پر معلوم ہوتا تھا، اور اکثر ایسا ہوتا کہ انکا جواب بجائے غلط ہونے کے درست ہوتا تھا۔ بددل ہو کر اگر آپ ان کا سامنا کرتے اور پوچھتے کہ آپ اپنے جواب سے کیوں اس قدر پر یقین تھے، تو ان کے چہرے پر مسکراہٹ پھیل جاتی، ہاتھ کے انگھوٹوں کو دائرے میں گھماتے، کرسی میں پیچھے ہوکر نیم دراز ہوجاتے، انگلی آسمان کی طرف اٹھا کر اشارہ کر دیتے۔ ہاں ایسا بھی ہوتا کہ اگر آپ میدان نہ ہارتے، اور اگر کسی موقعہ پر بادل نخواستہ صحیح ہوتے، تو وہ آپ کا احترام کرتے تھے۔ ڈاکٹر سلام کسی بھی شخص کو اپنی علمیت پر شیخی بگھارتے ہوئے برداشت نہیں کرسکتے تھے۔ اکثر ان لوگوں کو برا بھلا کہتے جو ان کے علمی معیار کی کسوٹی پر پورا نہیں اترتے تھے، ایسے لوگوں کو وہ Tom-tits or broken reeds کے القابات سے نوازتے تھے۔

آئیے میں آپ کے ساتھ انٹرنیشنل سینٹر کے اولین ایام کی یادیں تازہ کرتا ہوں۔ جیسے آپ میں سے کچھ ایک کو جو یہاں موجود ہیں یاد ہو، اٹلی میں سینٹر کا آغاز Piaza Oberdan میں سوشل سکیورٹی بلڈنگ کی عمارت کے اوپر کی دو منزلوں میں ہوا تھا۔ اس وقت بھی اور اب بھی یہ ایک عالی شان عمارت ہے جو حیرت انگیز طور پر شہر کے عین مرکز میں واقع ہے۔ سلام یہ مصمم ارادہ کر چکے تھے کہ ان کے تھیورٹیکل فزکس کے کامیاب مرکز کا ویژن ضرور بہ ضرور کامیابی سے ہمکنار ہوگا، اس مقصد کے حصول کیلئے انہوں نے لاتعداد گھنٹے اور لامحدود انرجی صرف کی جس کیلئے ان کی مدد پاؤلو بوڈینی اور لوسیانو فانڈا نے کی تھی۔ سینٹر کے چالو ہونے کے پہلے سال یعنی 1964ء میں مختلف سائنسی فیلڈز میں ورک شاپس میں حصہ لینے کیلئے طالب علم آئے لیکن یہ زیادہ تر ہائی انرجی فزکس کی فیلڈ تھی۔ اسکے علاوہ سلام اپنے ساتھ متعدد طالب علم امپرئیل کالج سے لائے تھے جن میں جمی بائس Jimmy Boyce اور رے ریورز Ray Rivers قابل ذکر ہیں۔ یہ بات سلام کی ذات پر انگشت نمائی نہیں ہے کہ وہ بعض اوقات تندخوئی کا مظاہرہ کرتے کیونکہ ان پر سینٹر کو مالی طور پر مقروض ہونے سے بچانا نیز تعلیمی ادارے کے طور پر زندہ رکھنے کیلئے شدید دباؤ تھا۔ سیاست دانوں کو شرم دلانا یا ان کی منت سماجت کرنا کہ سینٹر کو سپورٹ کریں، ایسے امور کیلئے ان کا اتنا وقت ضائع ہوجاتا کہ ریسرچ کیلئے وقت نہیں رہتا تھا جو کہ ان کی ترجیحاً سچی چاہت تھی۔ تفریح کے طور پر مجھے ایک واقعہ یاد آیا جب مختلف ممالک کے نمائندگان نے ایک قرارداد کے حق میں

ووٹ دیئے جس سے سینٹر کا آپریشن متاثر ہوسکتا تھا، ماسوا آسٹریلیا کے۔ سلام اس ووٹنگ پر بہت نالاں ہوئے اور اسکے بعد میں نے انکا رجحان آسٹریلیا کے خلاف پایا۔ میں نے تفریح کے طور پر اسلئے کہا ہے کیونکہ آج کے ماحول میں آسٹریلیا کی حکومت بین الاقوامی تعلقات استوار کرنے میں کوشاں ہے، اسلئے اگر اب ووٹنگ ہو تو مختلف ہوگی اور شاید سلام کو کوئی اور دشمن تلاش کرنا پڑتا۔

سلام نے سینٹر کو چلانے کیلئے جن انتظامی ارکان کا انٹرنیشنل اٹامک انرجی ایجنسی (وی آنا) سے چناؤ کیا تھا، وہ سب سائنسدانوں کو ہر قسم کی مدد فراہم کرتے بلکہ ان کی مخصوص عادتوں سے بھی آگاہ ہوگئے تھے۔ آپ میں سے بھلا کتنوں کو یاد ہوگا کہ مریم لوئیس Miriam Lewis یکم اپریل کے تفریحی دن کتنے پری پرنٹ جاری کرتی تھی جن میں تازہ ترین ناقابل فہم اصطلاحی الفاظ ہوتے تھے۔ ایسے کاغذات شاید اب آرکائیوز میں محفوظ ہیں۔ اگر آپ میں سے کوئی اپنی ریسرچ کی رفتار سے پریشان حال ہے تو میں کہوں گا کہ ان دستاویزوں کا مطالعہ کریں، یہ آپ کے ذہن پر پڑے تمام مکڑی کے جالوں کو صاف کر دیں گے، پھر آپ اپنی کوششوں کو صحیح تناظر میں دیکھ سکیں گے۔ ان دنوں آئی سی ٹی پی سکون بخش تعلیمی جگہ تھی، اس کا مورال بہت اونچا تھا جو کہ اب بھی اسی طرح قائم ہے اگرچہ اب یہ ادارہ بہت وسعت اختیار کر چکا ہے۔

ڈاکٹر سلام کی پر فعال زندگی ان کو کرہ زمین کے ہر کونے میں لیجاتی تا کہ سینٹر کیلئے سپورٹ حاصل کی جاسکے اور اکثر وہ اس کوشش میں کامیابی سے ہمکنار ہوتے تھے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ وہ نہایت مختصر وقت کیلئے ٹریسٹ ورود فرماتے تھے۔ اکثر ایسے ہؤا کہ SU(6) تھیوری کے پیچیدہ نکات پر بحث میں اور جان سٹرادھی ان کے اگلے جہاز کی آمد یا روانگی سے ایک گھنٹہ قبل یا بعد کر سکتے تھے۔ اس افواہ میں کچھ نہ کچھ سچ ضرور تھا کہ سلام سفر کے دوران یا جہاز میں اپنا ریسرچ کا کام کرتے تھے۔ چونکہ وہ اٹلی سے باہر اکثر سفر پر ہوتے اسلئے سینٹر میں بعض دفعہ آنیوالے اکا دکا وزیٹر کا مجھے یا جان کو استقبال کرنا پڑتا تھا۔ مجھے وہ دن کبھی فراموش نہیں ہوسکتا جب ہم دونوں قابل احترام بزرگ سائنسدان آسکر کلائن کو کارسو پلیٹو Carso pleatue لنچ کیلئے لیکر گئے تھے۔ میں نے اس واقعہ کا اسلئے ذکر کیا ہے کیونکہ ڈائراک کی طرح کلائن Oscar Klein سلام کے نزدیک حقیقی ہیرو تھے جن کو وہ SU(3) کا جائز دریافت کنندہ تسلیم کرتے تھے۔

ڈاکٹر عبدالسلام ایک قابل تقلید ڈائریکٹر تھے جو ہر ممکن کوشش کرتے کہ سینٹر میں کام کرنیوالے ہر فرد سے وہ شناسا ہوں، نیز نئے ملازمین کا استقبال کرتے۔ وہ ہر ایک کے ساتھ گھل مل جاتے، دوپہر کا کھانا Mensa dei Ferrovieri ریستوران میں تناول کرنا ان کی پسندیدہ جگہ ہوتا تھا۔ ویک اینڈ پر Strada Costiera شاہراہ پر متعدد ریستورانوں میں سے کسی ایک میں شام کے کھانے میں مچھلی کباب کھانا بھی ان کو بہت بھاتا تھا۔ خاص طور پر Sistiana کے قریب ایک ریستوران تھا جو ان کے دل میں گھر کر چکا تھا، اور مجھے نہیں معلوم کہ آیا وہ ابھی تک وہاں ہے؟ ان کو کام پر واپس جانے کی بھی جلدی ہوتی تھی اسلئے اگر ریستوران کا ویٹر بل لانے میں دیر کر دیتا، تو ان کے پاس ویٹر کی توجہ حاصل کرنے کیلئے خاص طریقہ تھا۔ آپ کھانا ختم ہونے کے بعد رقم ادا کئے بغیر روانہ ہونے لگتے تو پھر ویٹر کی پھرتی کیساتھ بل لکھنے میں شتابی قابل دید ہوتی تھی۔

سینٹر قائم ہونے کے پہلے دو تین سال جب تک کہ سینٹر کی کامیابی یقینی نہیں ہوگئی، سلام کی صحت اور اعصاب پر اس کا منفی اثر مرتب ہؤا تھا۔ لیکن اس پورے عرصے کے دوران ان کی ریسرچ کا کام سبک رفتاری سے جاری رہا۔ میرا سینہ فخر سے ابھر رہا ہے کہ مجھے ان کے ساتھ سائنسی تحقیق کا موقعہ ملا۔ میں اسلئے بھی ان کا ممنون احسان ہوں کہ نہ صرف انہوں نے مجھے آئی سی ٹی پی میں ملازمت دی، بلکہ 1966ء میں میرے والد کی رحلت کے بعد مجھے پال میتھوز Paul Mathews کی فعال چشم پوشی سے امپریل کالج میں لیکچرار کی ملازمت دلوائی۔ ہم دونوں بخوشی کئی سال تک باہم تحقیق کا کام کرتے رہے تا آنکہ 1976ء میں تسمانیہ نے مجھے واپسی کا اشارہ کر دیا۔

آپ کو ڈاکٹر سلام کی انرجی اور جسمانی طاقت کا اندازہ کرانے کیلئے میں ایک مثال دیتا ہوں۔ شاید 1968 کی بات ہے کہ اچانک ان کو اپنڈکس ہو گیا، سرجری کیلئے ہسپتال داخل ہونا پڑا۔ آپریشن کے محض دو روز بعد، ملاقات کیلئے وقت کے دوران سلام فزکس کے مسائل پر جوش و خروش کیساتھ گفتگو کر رہے تھے۔ یہ ان کے کردار کی ایک جھلک ہے۔ علالت کے باوجود ذہنی طور پر انہوں نے محسوس کیا کہ وہ خود کو فزکس میں نئی پیش رفتوں سے آگاہ رکھیں تا کوئی اہم چیز ان کے علم میں آئے بغیر محو نہ ہو جائے۔

میرے تسمانیہ واپس جانے کے بعد کچھ عرصہ کیلئے سلام کیساتھ میرا تعلق برقرار رہا۔ انہوں نے ہمیشہ میری فیملی کے بارہ میں سچی دلچسپی کا اظہار کیا جس طرح کہ وہ دوسروں کے ساتھ کیا کرتے تھے جن کو انہوں نے تربیت دی تھی۔ انہوں نے میری زندگی کو کئی نازک مرحلوں پر اتنی گہرائی میں متاثر کیا کہ میں ان کی کمی بہت محسوس کرتا ہوں۔ اس محفل میں دوسرے لوگ بھی ایسا محسوس کرتے ہوں گے۔ ان کی بے محابا نوازشات کی میٹھی یادیں میرے لئے انمول خزانہ ہیں۔ نئی نئی تعلیمی مہمات میں حصہ لینا، اور پھر فزکس کرنے کا فن، بھلا ان کے متعدی قہقہوں کو کون بھلا سکتا ہے، ان کی سخاوت، ان کی بے مثل دوستی اور پھر انسانیت نوازی۔

اس محفل کے منتظمین نے مجھے ہدایت کی تھی کہ میری تقریر پندرہ منٹ یا اس سے کم ہوگی، اسلئے میں یہیں پر ختم کرتا ہوں اور گورڈن فیلڈ مین کو آنیکی دعوت دیتا ہوں۔

Speech delivered at Commemoration Day 21 November, 1997, Italy Dr Robert Delbourgo, "Dr Abdus Salam" -Teacher, Colleague and Friend From the book - *Tribute to Abdus Salam*, ICTP, Trieste,Italy, 1999

☆☆☆
☆

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَنْفِقُوا مِمَّا رَزَقْنَاكُمْ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَ يَوْمٌ لَا بَيْعٌ فِيهِ وَلَا خُلَّةٌ وَلَا شَفَاعَةٌ وَالْكَافِرُونَ هُمُ الظَّالِمُونَ ۝

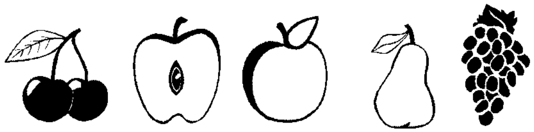

AHMAD FRUIT AGENCY
Commission & Forwarding Agents :
Asnoor, Kulgam (Kashmir)
Hqrt. Dar Fruit Co.
Kulgam
B.O. Ahmad Fruits
Mobiles : 9419049823, 9906722264

Shop: 0497 2712433
: 0497 2711433
Mob. : 9847146526
JUMBO
BOOKS
(Agents for Government Publications and Educational Suppliers)
FORT ROAD, KANNUR - 670 001, KERALA, INDIA

C. K. Mohammed Sharief
Proprietor
CEEKAYES TIMBERS
VANIYAMBALAM - 679339
DISTT.: MALAPPURAM
KERALA
☎ : Wandoor (O) 247392, (R) 247192

ایک ڈالر بارہ سینٹ کا معجزہ

(مرکزی خیال، ماخوذ)

ارشاد عرشی ملک اسلام آباد
arshimalik50@hotmail.com

دوپہر کا وقت تھا گرمی میں شدت تھی بڑی
اور گہری سوچ میں معصوم روبی تھی پڑی
اُس نے بستے سے نکالی ایک تھیلی پنک سی
چڑ مُڑا اِک نوٹ اور کچھ ریزگاری اس میں تھی
فرش پر پھیلا کے سکّوں کو کیا اُس نے شمار
ننھی ننھی انگلیوں سے کی یہ گنتی بار بار
ایک ڈالر اور بارہ سینٹ تھی یہ کُل رقم
شاپ کی جانب اُٹھے معصوم روبی کے قدم
تھی بہت نخ اور مہنگی یہ دواؤں کی دُکاں
جیب میں پیسے بہت ہیں تھا یہ روبی کو گماں
اُس گھڑی رَش تھا بہت مصروف تھے افراد سب
واسطے روبی کے عرشی صبر کچھ مشکل تھا اب
اس نے پھر اسٹور کے مالک کو متوجہ کیا
جو ضروری بات تھا اِک اجنبی سے کر رہا
چڑ کے مالک نے کہا روبی سے ہاں کیا چاہیے؟
ٹافیاں گر چاہیے تو دوسری منزل سے لے

روبی:۔۔

مجھ کو اپنے بھائی کے بارے میں کچھ کرنی ہے بات
وہ بہت بیمار ہے تکلیف سے کٹتی ہے رات

سٹور کا مالک:۔۔(بات کاٹ کر)

جس دوائی کی تمہیں حاجت ہے اُس کا نام لو
اور دوا لینے سے پہلے کاونٹر پر دام دو

روبی:۔۔

معجزہ لینے کو انکل جی میں گھر سے آئی ہوں
اور اپنی کُل رقم ہمراہ اپنے لائی ہوں

سٹور کا مالک:۔۔(مسکرا کر)

معجزہ؟ ہم معجزے رکھتے نہیں دُکان میں
معجزے بیچیں تو شائد ہم رہیں نقصان میں

روبی:۔۔

تین سالہ بھائی میرا جس کا نام عمّار ہے
وہ گذشتہ چھ مہینے سے بہت بیمار ہے
اُس کے سر میں بڑھ رہی ہے کوئی شے تیزی کے ساتھ
جب وہ روتا ہے تو ماں روتی ہے اُس کے ساتھ ساتھ
ابو کہتے ہیں بچا سکتا ہے اُس کو معجزہ
مہربانی کر کے دیجئے جلد مجھ کو معجزہ
دیکھئے شائد کہیں رکھا ہو اچھا معجزہ
بولیئے کتنے میں مل جائے گا چھوٹا معجزہ؟

سٹور کا مالک:۔۔

کس نے تم سے کہہ دیا ہم بیچتے ہیں معجزہ
گر دوا لینی ہے لو یونہی نہ کھاؤ سر مرا
اجنبی جو شوق سے یہ گفتگو تھا سُن رہا
ننھی روبی کی طرف چاہت سے متوجہ ہوا

اجنبی:۔۔

ننھی بچی پھر کہو تم کہہ رہی تھی بات کیا؟
بھائی کو تمہارے ہے درکار کیسا معجزہ؟

روبی:۔۔

مجھ کو اِس بارے میں انکل جی نہیں کچھ بھی پتہ
بھائی میرا ٹھیک ہو جائے یہ کرتی ہوں دُعا
ماں یہ کہتی ہے کہ اُس کو آپریشن چاہیے
اور یہ ممکن نہیں ہے میرے ابو کے لئے

ابو کہتے ہیں بچا سکتا ہے گر تو معجزہ
زندگی اس کو دلا سکتا ہے گر تو معجزہ
معجزہ میں مفت لینے کے لئے کب آئی ہوں
میں تو اپنی کل رقم ہمراہ اپنے لائی ہوں

اجنبی:۔۔

کتنے پیسے ہیں تمہاری جیب میں بتلاؤ تو
معجزہ جن سے خریدو گی ذرا دکھلاؤ تو

روبی:۔۔(خوش ہوکر)

ایک ڈالر اور بارہ سینٹ ہیں کر لیں شمار
میں نے تو اچھی طرح اِن کو گِنا ہے تین بار

اجنبی:۔۔(مسکراکر)

ایک ڈالر اور بارہ سینٹ؟ ارے کافی ہیں یہ
بس اسی قیمت میں مل جاتے ہیں چھوٹے معجزے
یہ رقم دے دو ، اور اپنے گھر مجھے لے جاؤ تم
اپنے ابو اور امی سے مجھے ملواؤ تُم
چاہتا ہوں دیکھنا بچے کو جو بیمار ہے
تا یہ جانوں معجزہ کیسا اُسے درکار ہے؟
معجزہ چھوٹا سا میرے پاس اِک ہے تو سہی
کام آجائے تمہارے بھائی کے شائد وہی
اجنبی کو دے کے فوراً اپنی کُل سوغات کو
کَس کے پھر روبی نے پکڑا اجنبی کے ہاتھ کو
سرجری کا اِک بڑا ماہر تھا مردِ اجنبی
اور پھر میدان بھی اُس کا تھا نیورو سرجری
آپریشن مفت میں پھر چھوٹے بھائی کا ہوا
اور ہنستا کھیلتا عمّار گھر کو آگیا
ایک دن خوش خوش بہت بیٹھی تھی ساری فیملی
اور ماں روبی کی اُس کے باپ سے تھی کہہ رہی
میں تو کہتی ہوں کہ ہے یہ آپریشن معجزہ
خرچ اس پر ایک دھیلا بھی نہیں کرنا پڑا
مسکرائی سن کے روبی اپنی ماں کی بات کو
معجزے کی اصل قیمت جانتی تھی صرف وہ
ایک ڈالر اور بارہ سینٹ کا تھا معجزہ
اور یہ قیمت تو دی تھی آپ روبی نے چُکا

Cell : 09886083030
زبیر احمد شحنہ
ZUBER
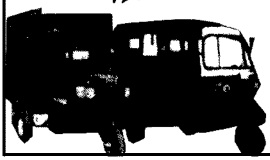
Engineering Works
Body Building All Types of
Welding and Grill Works
HK Road - YADGIR-585201
Dist. Gulbarga - Karnataka

Prop. S. A. Quader
Ph. : (06784) 230088, 250853 (O)
252420 (R)
JYOTI
SAW MILL
Saw Mill Owner
&
Forest Contractor
Kuansh, Bhadrak, Orissa

Mansoor ✆9341965930 — Love for All Hatred For None — Jayeed ✆9886145274

CARGO LINKS
J.N. Roadlines

TRANSPORTERS & FLEET OWNERS

Open Truck & L.C.V Available

Daily Service to:
Hyderabad, Nagpur, Jabalpur, Indore, Bhopal
Raipur, Katni

Spl. In: O.D.C Truck Loads Accepted:
Karnataka, Andhra Pradesh, Tamilnadu,
Maharashtra, M.P, U.P

No. 75, Farha Comples, 1st main Road,
Kalashipalyam New Extn., Bangalore-560002
☎: 22238666, 22918730

Love For All Hatred For None

Sk.Zahed Ahmad
Proprietor

M/S

M.F. ALUMINIUM

Deals in :
All types of Aluminium, Sliding, Window, Door, Partitions, Structural Glazing and Aluminium Composite Panel

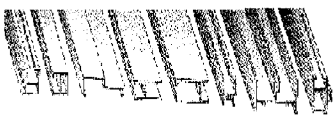

Chhapullia, By-Pass, Bhadrak, Orissa, Pin - 756100, INDIA
Mob 09437408829, (R) 06784-251927

NAVNEET JEWELLERS

Ph.: 01872-220489 (S)
220233, 220847 (R)

CUSTOMER'S SATISFACTION IS OUR MOTTO

FOR EVERY KIND OF
GOLD & SILVER ORNAMENTS

(All kinds of rings & "Alaisallah" rings also sold here)

Navneet Seth, Rajiv Seth
Main Bazzar Qadian

قرارداد تعزیت بروفات
محترم حافظ ڈاکٹر صالح محمد الہ دین صاحب

رپورٹ صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ بھارت قادیان کہ محترم حافظ ڈاکٹر صالح محمد الہ دین صاحب صدر صدر انجمن احمدیہ قادیان مورخہ 20 مارچ 2011ء صبح 6:30 بجے اسکارٹ اسپتال میں بقضائے الٰہی وفات پاگئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ رجعون

بلانے والا ہے سب سے پیارا
اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

محترم حافظ ڈاکٹر صالح محمد الہ دین صاحب صدر صدر انجمن احمدیہ ہمہ جہت شخصیت کے مالک تھے موصوف حافظ قرآن، ایک عظیم سائنسدان، ماہر فلکیات ہونے کے ساتھ ساتھ ہندوستان و دنیا کے کئی اہم ترین شعبہ جات کی روح رواں تھے۔

محترم حافظ صاحب کی پیدائش مورخہ 3 مارچ 1931 بمقام سکندر آباد آندھرا پردیش ہوئی آپ حضرت سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب آف سکندر آباد کے پوتے اور محترم سیٹھ علی محمد الہٰ دین صاحب کے بیٹے تھے۔ مشہور عالم اسلام واحمدیت حضرت مولانا عبدالمالک خان صاحب سے آپ کا رشتۂ دامادی تھا۔ آپ نے عثمانیہ یونیورسٹی حیدرآباد سے M.Sc(Physics) اور Yerkes Observatory یونیورسٹی شکاگو امریکہ سے (Astronomy and Astrophysics) میں Ph.D کی ڈگری حاصل کی۔ آپ International Astronomical Union کے 1967 سے ممبر رہے اسی طرح Astronomical Society of India کے 1986-1988 میں نائب صدر، Plasma Science Society Of India، Indian Association for General Relativty and Gravitation اور Indian Association of Physics Teachers کے ممبر رہے ہیں۔

دنیا کی حکومتوں اور مشہور تعلیمی اداروں نے آپ کی خدمات کو سراہتے ہوئے اعزازی سندات اور انعامات کے لئے آپ کا انتخاب کیا۔ چنانچہ

☆-1981ء میں U.G.C نئی دہلی کی جانب سے Dynamics of colliding and interacting galaxies کی فیلڈ میں خدمات کے لئے Meghnad Saha Award

☆-امریکن بائیوگرافیکل انسٹی ٹیوٹ امریکہ کی جانب سے Man of the Year 2000

☆-انٹرنیشنل بائیوگرافیکل سینٹر کیمبرج یو۔کے۔ کی جانب سے 2000 Outstanding People Medal

☆-Friendship Fourm of India کی جانب سے 2006ء میں Bharat Excellence Award

☆-امریکن بائیوگرافیکل انسٹی ٹیوٹ امریکہ کی طرف سے 500 Great Leaders Diploma

ان انعامات کے علاوہ آپ کا شمار

☆- Biographical Dictionary of Indain Scientists,Rupa & Co. New Delhi India 2002

☆- Great Minds fo the 21st Century,American Biographical Insitute,Releigh U.S.A 2003

☆- Dictionary Ofa International Biography,31st Edition International Center,Cambridge U.K. 2004Biographical

☆- India Who's Who,INFA Publicaiton

New Delhi India 2006 میں رہا ہے۔

موصوف ایک عرصہ تک جماعت احمدیہ سکندرآباد کے امیر کے طور پر خدمات بجالاتے رہے بعدہ' آندھرا پردیش کے صوبائی امیر بھی رہے ۔حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب مرحوم ومغفور کے حکم پر آپ مارچ 2007ء سے مستقل طور پر قادیان میں منتقل ہوئے ۔اور حضرت میاں صاحب مرحوم کی وفات پر آپ کو سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہٗ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صدر صدر انجمن احمدیہ بھارت ۔قادیان مقرر فرمایا حضور نے موصوف کے نام اپنے مکتوب میں فرمایا:

”آپ ایک لمبے عرصہ سے صدر انجمن احمدیہ قادیان کے ممبر چلے آرہے ہیں ۔میں بڑا سوچ سمجھ کر اور دعا کے ساتھ آپ کو صدر صدر انجمن احمدیہ قادیان مقرر کر رہا ہوں۔گو آپ وقف زندگی نہیں ہیں مگر میں اب امید کرتا ہوں کہ میری خواہش کے مطابق آپ اپنے آپ کو وقف سمجھتے ہوئے اس اہم ذمہ داری کو نبھائیں گے۔اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی توفیق عطا فرمائے ۔آمین۔“ (مکتوب سیدنا حضور انور 06-05-2007)

موصوف تاحیات اپنے آقا کی اطاعت میں حضور کی توقعات پر پورا اُترنے کے لئے تادم زیست کوشاں رہے۔

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کے عظیم نشان سورج چاند گرہن پر کافی تحقیق کرتے رہے حتیٰ کہ 1994ء میں اس نشان کے سو سال پورے ہونے پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہٗ اللہ تعالیٰ نے جلسہ سالانہ U.K پر تقریر کرنے کا موقع عطا فرمایا نیز اس بارے میں مزید ریسرچ کرنے کی ہدایت فرمائی تھی۔جلسہ سالانہ قادیان پر بھی آپ کی ہر سال بالعموم توحید باری تعالیٰ کے عنوان پر تقریر ہوا کرتی تھی ۔2010ء کے جلسہ پر بھی آپ کی تقریر رکھی گئی تھی لیکن کمزوری صحت کی بناء پر متبادل انتظام کیا گیا۔

آپ تہجد گزار اور دعا گو بزرگ تھے،آپ کو قرآن مجید سے بے انتہا محبت تھی اور اپنے حفظ قرآن کے اعزاز کو دنیا کی دیگر سندات سے زیادہ محبوب رکھتے تھے۔حق اللہ اور حق العباد کی پاسداری،غرباء و یتامیٰ پروری،حسنِ ظن محترم موصوف کا خاصہ تھا آپ عاجزی وانکساری اور حلم کی تصویر تھے۔خلافت سے بے انتہا عشق رکھنے والے اور اطاعت وفرمانبرداری کے پیکر تھے۔

خاکسار مع جملہ ممبران مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ بھارت اس سانحہ ارتحال پر دلی تعزیت کا اظہار کرتے ہوئے دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ موصوف کے اہل خانہ کو صبر جمیل عطا فرمائے اور تمام خدام کو موصوف کے اوصاف حمیدہ کو اپنانے کی کوشش کرنے والا بننے کی توفیق عطا فرمائے۔اور حافظ صاحب کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور پیار و مغفرت کا سلوک فرمائے اور کروٹ کروٹ جنت نصیب فرمائے۔آمین

پیش ہو کر مشورہ ہوا کہ اس قرارداد تعزیت کی نقول سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ ،ناظر صاحب اعلیٰ قادیان اور مرحوم کے بیٹوں ،بیٹیوں اور بھائی بہنوں کو ارسال کی جائیں۔

Anas Ahmad Soleja (Prop.)
Smart Foot Wear

WHOLESALE DEALER
All kinds of fancy foot wear
Parveen Palace,
Near Ramleela Ground
Sitapur Road, Lucknow, U.P.
Cell : 9336337356, 9935466400, 9670707074

''دارالصناعۃ قادیان''

(ٹیکنیکل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ)

آج کے ترقی یافتہ دور میں جبکہ بیروزگاری دن بدن بڑھتی جارہی ہے اور کسی بھی ملک میں تمام تعلیم یافتہ نوجوانوں کے لئے ملازمتیں دینا مشکل ہوتا جارہا ہے ایسے دور میں ہنرمندی بے حد ضروری امر ہو گیا ہے کیونکہ ہنرمند نوجوان اپنے وسائل کے مطابق کچھ نہ کچھ کرنے کی اہلیت رکھتا ہے۔

فنی تعلیم کی جو اہمیت ہے اس کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ 29 نومبر 2008ء کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے دورۂ بھارت کے دوران جب صوبہ کیرالہ کے عہدیداران کو ہدایات سے نوازا تو اس موقع پر سیکرٹری وقف نو نے حضور انور کی خدمت میں استفسار کیا کہ جو واقفین نو بچے پڑھائی میں سست ہیں اور پڑھائی کا ان کو شوق نہیں اُن کے بارے میں کیا کاروائی کی جاسکتی ہے۔

حضور انور نے فرمایا ''کہ اُن کو ان کے رجحان کے مطابق Mechanic، Electrcian، Plumber وغیرہ اس قسم کے پیشوں میں Traning دینی چاہیئے اس طرح ان سے جماعت کے لئے کام لیا جاسکتا ہے۔(روزنامہ الفضل 9رجنوری 2009ء)

سیدنا حضرت مصلح موعودؓ نے 1934ء میں قادیان کی مبارک بستی میں نوجوانوں کو ہنر سکھانے اور انہیں مفید شہری بنانے کے لئے ''دارالصناعۃ'' کی بنیاد رکھی تھی۔ جو تقسیم ملک کے بعد حالات سازگار نہ ہونے کی وجہ سے بند ہو گیا تھا۔ اب اللہ تعالیٰ کا بے حد فضل و احسان ہے کہ مجلس خدام الاحمدیہ ہندوستان کو پیارے آقا خلیفۃ المسیح الخامس کی رہنمائی میں از سرِ نو اس ادارہ ''دارالصناعۃ'' کو جاری کرنے کی توفیق ملی۔

دارالصناعۃ قادیان کا قیام و آغاز 23رمارچ 2010ء میں پیارے آقا کی منظوری سے ہوا۔ مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کی زیرنگرانی یہ ادارہ قادیان میں چل رہا ہے۔ دارالصناعۃ کی بلڈنگ قادیان میں کوٹھی دارالسلام کے احاطہ میں واقع ہے۔ اس کی بلڈنگ کا بنیادی کام 2010ء میں مکمل کرلیا گیا تھا جس میں 3 عدد تھیوری رومس مع ٹولس ایک بڑا ہال ورکشاپ کے لئے استعمال میں لایا جارہا ہے۔ اسی طرح قادیان سے باہر کے طلباء کے لئے ہوسٹل و mess کا انتظام بھی موجود ہے۔

دارالصناعۃ قادیان میں اس وقت صبح/شام کی کلاسز میں مندرجہ ذیل ٹریڈز پڑھائے جارہے ہیں:-

(۱) پلمبنگ (۲) ویلڈنگ (۳) آٹو میکنزم و ڈرائیونگ (۴) الیکٹریشن (۵) آٹو الیکٹریشن (۶) کمپیوٹر۔ مذکورہ ٹیکنیکل ٹریننگ کے علاوہ انگریزی بول چال و دینی کلاسز کا اہتمام ہے۔

سال 10-2009 کے تعلیمی سال میں 33 نوجوان اس ادارہ سے فائدہ اٹھا کر اپنے کورسز مکمل کرچکے ہیں۔

سال 11-2010ء کے لئے داخلے ماہ مارچ میں کئے جارہے ہیں۔ ہندوستان بھر کے احمدی نوجوانوں سے درخواست ہے کہ اس ادارہ سے بھرپور فائدہ اٹھائیں۔ داخلہ فارم قائدین کو بھجوا دیئے گئے ہیں۔ خواہشمند نوجوان قائد مجلس سے داخلہ فارم حاصل کرسکتے ہیں۔ اخبار بدر میں بھی اس فارم کو طبع کروایا گیا ہے۔ اخبار بدر سے فوٹو کاپی کروائی جاسکتی ہے۔

مجلس خدام الاحمدیہ ہندوستان کی بھرپور کوشش ہے کہ ادارہ دارالصناعۃ میں جماعت احمدیہ کے ایسے فارغ نوجوان جو اپنی تعلیم کسی وجہ سے جاری نہیں رکھ سکتے، انہیں مختلف ٹریڈز میں تربیت دے کر اس قابل بنایا جائے کہ کوئی نوجوان بے کار نہ رہے اور اس بابرکت ادارہ سے فارغ ہونے کے بعد زینہ بہ زینہ کامیابیاں حاصل کرتا رہے اور روزگار کے اچھے و بہتر ذرائع پیدا کرکے خود بھی خوشحال زندگی بسر کرے اور فی سبیل اللہ مالی قربانی کے میدان میں مثالی نمونہ پیش کرے۔

اللہ تعالیٰ تمام اسٹاف وطلباء دارلصناعۃ کو ان مقاصد کی تکمیل میں ہر ممکن کوشش کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(ازطرف: اظہر احمد خادم، صدر دارلصناعۃ قادیان)

الحاج ماسٹر عبدالحکیم صاحب وانی مرحوم آف آسنور کشمیر کا ذکر خیر

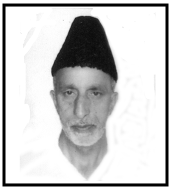

ارشاد خداوندی ہے کہ "کُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ" یعنی ہر انسان کو موت کا مزہ چکھنا ہے۔ اس حقیقت سے کسی کو انکار نہیں اور نہ ہی کسی کے لئے جائے مفر ہے۔

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے دنیا کی بے ثباتی اور ناپائیداری کا ذکر کچھ یوں بیان فرمایا ہے کہ:-

"دنیا بھی ایک سرا ہے بچھڑے گا جو ملا ہے
گر سو برس رہا ہے آخر کو پھر جدا ہے"

بڑا ہی خوش قسمت اور بانصیب ہے وہ شخص جو خود کسی پر بوجھ بنے بغیر دوسروں کا ہاتھ بٹاتے ہوئے اور بوجھ اٹھاتے ہوئے اس دنیائے فانی سے رخصت ہو۔ جس کا ذکر خیر اور میٹھی اور نیک یادیں اس کی جدائی کے بعد بھی لوگوں میں باقی رہیں، زندہ رہیں اور وفات یافتہ شخص کے اعمال صالحہ رفاہی کام اور خدمت خلق کے افعال اسکے حق میں دعائے مغفرت کا روپ دھار کر سامان مغفرت بنیں اور صدقہ جاریہ کی صورت میں جاری وساری رہیں۔

محترم الحاج ماسٹر عبدالحکیم صاحب وانی آف آسنور کشمیر جن کا ذکر خیر کرنا یہاں مقصود ہے مورخہ 24/دسمبر 2010ء بروز جمعۃ المبارک بمطابق 17 محرم الحرام 1432ھ جلسہ سالانہ سے صرف دو دن قبل قادیان دارالامان میں رحلت فرما گئے اور 25 دسمبر کو بہشتی مقبرہ قادیان میں ان کی تدفین عمل میں آئی۔ انا للہ و انا الیہ راجعون

مرحوم کی وفات پر جس طرح اپنوں اور غیروں نے اظہار افسوس کیا اور آنسو بہائے وہ اس بات کا ثبوت ہے کہ مرحوم نیک اور نافع الناس وجود تھے۔ مرحوم نے اپنی زندگی کا ایک ایک لمحہ جماعت کی خدمت اور عامۃ الناس کی فلاح و بہبود میں گذارا تھا۔ غریبوں محتاجوں بے سہاروں، یتیموں اور بیواؤں کی مدد اور اُن کی ضروریات کے لئے انہوں نے اپنی زندگی وقف کر رکھی تھی۔ شاید ایسی ہی زندگی اور موت کے لئے سنت کبیرا نے یہ دوہا جوڑا ہے کہ:-

کبیرا جب تم جگ میں آئے جگ ہنسے تم روئے
ایسی کرنی کر چلو تم ہنسو جگ روئے

ایک ہمدرد، غم گسار، خلوص ومحبت کا پیکر، خدمت خلق کے جذبے سے مخمور وسرشار اور مہمان نوازی کی صفت سے متصف شخصیت کا نام عبدالحکیم تھا۔ جس محفل اور مجلس میں ہوتے اپنی موجودگی کا احساس بہرحال دلاتے۔ کافی جری اور جرأت مند تھے۔ اپنے خیالات اور نکتۂ نظر کا اظہار بہت ہی بے باکی سے کرتے۔ مغلوب اور مرعوب ہونا ان کی فطرت میں شامل نہیں تھا۔ حق را بہ حقدار رسید کے اصول کو غیورانہ رنگ میں اپنی زندگی کا اصول بنایا۔ کبھی کبھار یار دوستوں سے بڑی ہی تیزی اور تند لہجے میں بات کرتے۔ لیکن تھوڑی ہی دیر بعد ہنستے ہوئے انتہائی بے تکلفی اور محبت سے اس کا ازالہ کرتے اور ایسا لگتا تھا کہ جیسے کچھ ہوا ہی نہ ہو۔

مرحوم حکیم صاحب نے اپنی زندگی کا ایک ایک لمحہ بہبودئ عوام اور اپنی جماعت نیز اپنے علاقے کے لئے وقف کر رکھا تھا۔ ہر کس و ناکس کا دکھڑا سننا اور جہاں تک ممکن ہوتا اس کی حاجت روائی کی بھرپور کوشش کرنا انکا معمول تھا۔ محکمۂ تعلیم مین بحیثیت استاد ملازم تھے۔ ہمیشہ فعال اور مستعد رہے جہاں بھی ڈیوٹی رہی غریب اور ہونہار بچوں کی مالی مدد کرنا ان کا شیوہ رہا۔ بعض اوقات اپنے ساتھ اساتذہ سے فنڈ لے کر اور خود بڑا حصہ ادا کر کے غریب بچوں کی تعلیمی ضروریات پوری کر لیتے۔ سرکار کی طرف سے ملنے والی مراعات اور سہولیات سے اور نئی نئی اسکیموں سے متعارف کرانا اور مستحق طلباء کو فائدہ پہنچانا ان کی عادت تھی۔

نظام خلافت، قادیان دارالامان سے بے پناہ محبت اور والہانہ عقیدت تھی۔ مرکزی نمائندگان اور مہمانان کی خدمت کرنا اور ہر طرح سے ان کا خیال رکھنا ان کا طرۂ امتیاز تھا۔

ہر سال اجتماع اور جلسہ سالانہ پر آنا معمول تھا۔ اکثر جلسہ کے بعد دو تین مہینے اپنی مختصر سی فیملی کے ساتھ مرکز میں ہی گذارتے تھے۔ وادی میں ناساز اور پرآشوب حالات میں بھی کبھی جماعت کے خلاف کوئی بات برداشت نہیں کی۔ اپنی جان خطرے میں ڈال کر بھی جماعت کی آن پر حرف نہ آنے دیا۔

مرحوم حکیم صاف کی پیدائش وادئ کشمیر کی مشہور احمدی بستی آسنور میں 1949ء میں ہوئی تھی۔ مرحوم محکمہ تعلیم میں بحیثیت استاد شاندار خدمات بجالانے کے ساتھ ساتھ صوبائی اور مقامی طور پر جماعتی اور تنظیمی سطح کے مختلف عہدہ ہائے جلیلہ پر فائز رہے۔

صوبائی جنرل سیکریٹری، قائد علاقائی، نگران دعوت الی اللہ، سیکریٹری مال، قائد مجلس، سیکریٹری اصلاح وارشاد، سیکریٹری رشتہ ناطہ، زعیم انصار اللہ وغیرہ عہدوں پر فائز رہ کر بھرپور جماعتی خدمت کی توفیق ملی۔ بوقت وفات ناظم انصار اللہ اسلام آباد وکولگام زون، زعیم انصار اللہ آسنور اور تعلیم الاسلام احمدیہ پبلک اسکول آسنور کے ایڈمنسٹریٹر تھے۔

2007ء میں اپنی اہلیہ محترمہ کے ہمراہ حج بیت اللہ کی سعادت پائی۔ قارئین سے مرحوم کے لئے دعائے مغفرت کی عاجزانہ درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو کروٹ کروٹ جنت الفردوس نصیب کرے اور پسماندگان ولواحقین ومتعلقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

(از: جاوید احمد نائک جوڈیشل مجسٹریٹ فرسٹ کلاس ساکن آسنور)

جلسہ ہائے سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم

جماعت احمدیہ مالا ہیڑی:- مورخہ 20/فروری 2011ء کو جماعت احمدیہ مالا ہیڑی سرکل پٹیالہ میں جلسہ سیرت النبی کا انعقاد کیا گیا۔ یہ جلسہ محترم نذیر محمد صاحب صدر جماعت مالا ہیڑی کی زیر صدارت ہوا۔ جلسہ میں مقررین نے سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کئی پہلوؤں جیسے ''آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بحیثیت داعی الی اللہ''، ''سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تربیت اولاد کی روشنی میں'' پر روشنی ڈالی۔

جماعت احمدیہ اکڑی:- مورخہ 2/مارچ 2011ء کو جماعت احمدیہ اکڑی سرکل پٹیالہ میں جلسہ سیرت النبیؐ کا شاندار انعقاد کیا گیا۔ یہ جلسہ محترم دلبر خان صاحب کی زیر صدارت ہوا۔ اس جلسہ میں مکرم جاوید اقبال راشد معلم سلسلہ اور فاروق احمد گنائی معلم سلسلہ نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کےمختلف پہلوؤں پر تقاریر کیں۔

جماعت احمدیہ اکڑ:- مورخہ 3/مارچ 2011ء کو جماعت احمدیہ اکڑ سرکل پٹیالہ میں جلسہ سیرت النبیؐ منعقد کیا گیا۔ یہ جلسہ مکرم مولوی فاروق احمد گنائی معلم سلسلہ کی زیر صدارت ہوا۔ جلسہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے کئی اہم پہلوؤں پر تقاریر کی گئیں۔

جماعت احمدیہ سورو اڑیسہ:- مورخہ 17/فروری 2011ء بروز بدھ جماعت احمدیہ سورو میں جلسہ سیرت النبیؐ کا شاندار انعقاد کیا گیا۔ جلسہ میں کئی جماعتوں سے احمدی احباب نے شرکت کی احمدی احباب کے علاوہ کئی غیر اقوام کے معززین اس جلسہ میں شامل ہوئے۔ اور کئی حکومتی عہدیداران نے اپنے پیغامات بھجوائے تھے۔ جلسہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے مختلف پہلوؤں پر مقررین حضرات نے تقاریر کیں۔ اس جلسہ کے بارے میں کئی لوکل چینلز نے نشریات دیں اور اخبارات میں سرخیاں دی گئیں۔ اس موقعہ پر محترم عبدالوکیل نیاز صاحب نائب ناظم وقف جدید مہمان خصوصی نے اور عبدالودود خان صدر جماعت نے جماعت کی طرف سے سرکاری ہسپتال میں مریضوں کی تیمارداری کرتے ہوئے ان میں پھل فروٹ تقسیم کئے۔ ذیلی تنظیمات خصوصاً مجلس خدام الاحمدیہ نے اس جلسہ میں خصوصی تعاون فرمایا۔

جماعت احمدیہ بدارام:- مورخہ 18/فروری 2011ء کو جماعت احمدیہ بدارام ضلع ورنگل آندھرا پردیش میں محترم محمد عظمت صاحب صدر جماعت کی زیر صدارت جلسہ سیرت النبیؐ کا انعقاد عمل میں لایا گیا۔ جلسہ میں معلمین سلسلہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالتے ہوئے شاملین جلسہ کو مستفیض کرایا۔

جماعت احمدیہ جاگو:- مورخہ 22/فروری 2011ء کو جماعت احمدیہ جاگو سرکل پٹیالہ پنجاب میں جلسہ سیرت النبیؐ کا انعقاد کیا گیا۔ یہ جلسہ محترم نیک خان صاحب صدر جماعت کی زیر صدارت ہوا۔ اس جلسہ میں معلمین سلسلہ نے سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر تقاریر کیں۔ جلسہ میں جاگو جماعت کے علاوہ قرب و جوار کی جماعتوں سے بھی احمدی احباب شامل ہوئے۔

جماعت احمدیہ سلباڈی گھاٹ:- مورخہ 20/فروری 2011ء کو جماعت احمدیہ سلباڈی گھاٹ میں سیرت النبیؐ و یوم مصلح موعودؓ کا مشترکہ انعقاد کیا گیا۔ یہ جلسہ محترم عبدالرزاق صاحب سیکرٹری تعلیم القرآن کی زیر صدارت ہوا۔ ہر دو موضوعات پر مقررین نے شاملین جلسہ مفید معلومات بہم پہنچائیں۔

جماعت احمدیہ عثمان آباد:- مورخہ 20/فروری 2011ء کو جماعت احمدیہ عثمان آباد میں جلسہ سیرت النبیؐ وجلسہ یوم مصلح موعودؓ کا مشترکہ انعقاد عمل میں لایا گیا جلسہ میں مکرم مولوی ارشاد احمد ملکانہ ومکرم علیم احمد صاحب اور ڈاکٹر بشارت احمد صاحب نے تقاریر کیں جلسہ سیرت النبیؐ کے منانے کی غرض وغایت سے سامعین کو آگاہ کیا گیا۔

جماعت احمدیہ چلاں:- مورخہ 17/فروری 2011ء کو جماعت احمدیہ چلاں زون راجوری میں جلسہ سیرت النبیؐ منعقد کیا گیا۔ جلسہ میں محترم محمد رزاق صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور تربیت اولاد اور محترم بشیر احمد معلم سلسلہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کی غرض و غایت جیسے موضوعات پر تقاریر کیں۔

جماعت احمدیہ بلاری:- مورخہ 27/فروری 2011ء کو جماعت احمدیہ بلاری میں جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم وجلسہ یوم مصلح موعودؓ کا مشترکہ انعقاد کیا

گیا۔ یہ جلسہ مکرم ابو نعیم صاحب صدر جماعت کی زیر صدارت ہوا۔ جلسہ میں مہمانان خصوصی کے طور پر محترم مولوی ٹی. ریاض احمد صاحب انسپکٹر بیت المال آمد و مکرم مولوی شیخ برہان صاحب سرکل انچارج تھلک تشریف فرماں تھے۔ جلسہ میں ہر دو موضوعات پر مقررین حضرات نے تقاریر فرمائیں۔ احمدی احباب کے علاوہ غیر احمدی بچے اور بچیاں اس جلسہ میں شریک ہوئے۔

جماعت احمدیہ بھدرک:- مورخہ 20؍فروری 2011ء کو جماعت احمدیہ بھدرک میں جلسہ سیرت النبیؐ کا انعقاد عمل میں لایا گیا۔ اس موقعہ پر محترم زونل امیر صاحب و مبلغ سلسلہ نے مجلس خدام الاحمدیہ کے ہمراہ بھدرک ہسپتال میں مریضوں کی تیمارداری کرتے ہوئے اُن میں پھل تقسیم کئے۔ اور ہسپتال میں موجود احباب کو سیرت رسول کریم کے تعلق سے لٹریچر تقسیم کیا اسی طرح یہ قافلہ علاقے میں موجود Special School for Blind, Deaf, Dumb میں بھی گیا جہاں بچوں میں کاپیاں، قلم تقسیم کئے۔ جلسہ میں محترم نائب ناظم وقف جدید کے علاوہ محترم مولوی ہارون رشید صاحب و مبلغ سلسلہ محترم سید آفتاب احمد صاحب شریک ہوئے۔

جلسہ ہائے یوم مصلح موعود رضی اللہ عنہ

جماعت احمدیہ جاگو:- مورخہ 23؍فروری 2011ء کو جماعت احمدیہ جاگو سرکل پٹیالہ کو جلسہ یوم مصلح موعود منانے کی سعادت نصیب ہوئی جلسہ کی صدارت محترم نیک خان صاحب صدر جماعت جاگو نے فرمائی۔ جلسہ میں معلمین سلسلہ محترم فاروق احمد صاحب اور جاوید اقبال راشد نے تقاریر سے سامعین کو اس دن کی اہمیت اور پیشگوئی کے پس منظر سے روشناس فرمایا۔

جماعت احمدیہ جڑ چرلہ:- مورخہ 20؍فروری 2011ء کو مسجد احمدیہ جڑ چرلہ میں جلسہ یوم مصلح موعودؓ شاندار طریقے سے منایا گیا۔ یہ جلسہ محترم سید سرفراز حسین صدر جماعت جڑ چرلہ کی زیر صدارت ہوا۔ جلسہ میں مکرم میر احمد اشفاق و مولوی شبیر احمد یعقوب مبلغ سلسلہ جڑ چرلہ اسی طرح سعادت احمد صاحب نے تقاریر فرمائیں۔ اس موقع پر اطفال اور ناصرات میں حفظ متن پیشگوئی کا مقابلہ بھی کرایا گیا۔ انعامات تقسیم کئے گئے۔

جماعت احمدیہ سرینگر (فیض آباد کالونی):- محترم ڈاکٹر ممتاز الدین وانی صاحب نائب امیر کی صدارت میں جماعت احمدیہ سرینگر کو یوم مصلح موعودؓ کے بابرکت انعقاد کی توفیق ملی۔ جلسہ میں مبلغین سلسلہ محترم الطاف حسین نائک و محترم محمود احمد وگے نے تقاریر فرمائیں۔ علاوہ ازیں محترم شمیم احمد اور ڈاکٹر محمد رفیع نے مختلف موضوعات پر تقاریر کیں اور سامعین کرام کو معلومات فراہم کیں۔

جماعت احمدیہ بنگلور:- مورخہ 20؍فروری 2011ء کو جماعت احمدیہ بنگلور میں جلسہ یوم مصلح موعودؓ کے انعقاد کی توفیق ملی۔ یہ جلسہ محترم امیر صاحب جماعت احمدیہ بنگلور کی زیر صدارت ہوا۔ محترم قریشی عبد الحکیم صاحب سیکرٹری تعلیم طارق احمد صاحب نائب مبلغ انچارج بنگلور، عدیل احمد ارسلان صاحب اور مبلغ انچارج بنگلور محمد کلیم خان صاحب نے مختلف موضوعات پر تقاریر کیں۔

جماعت احمدیہ چندہ پور کاماریڈی:- مورخہ 20؍فروری 2011ء کو چنداپور کاماریڈی میں مشترکہ جلسہ یوم مصلح موعودؓ کا انعقاد عمل میں لایا گیا۔ یہ جلسہ محترم محمد احمد اللہ صدر جماعت کی زیر صدارت ہوا۔ جلسہ میں محترم منیر احمد صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ کاماریڈی، مکرم ناصر احمد صاحب، مکرم معین الدین نائب صدر کاماریڈی مکرم وزیر احمد معلم سلسلہ نے مختلف موضوعات پر تقاریر کیں۔ جلسہ میں محترم ایچ. ناصر الدین سرکل انچارج نظام آباد آندھرا مہمان خصوصی کے طور پر تشریف فرما تھے۔

جماعت احمدیہ سرم پلی:- مورخہ 20؍فروری 2011ء کو جماعت احمدیہ سرم پلی میں یوم مصلح موعودؓ کا کامیاب انعقاد عمل میں لایا گیا۔ یہ جلسہ محترم ایچ. ناصر الدین صاحب سرکل انچارج صاحب کی زیر صدارت ہوا۔ جلسہ میں محترم شیخ عمران احمد معلم سلسلہ اور صدر جلسہ نے تقاریر فرمائیں۔ اور دعا کے ساتھ جلسہ برخاست ہوا۔

جلسہ ہائے سرب دھرم شانتی سمیلن

☆- مورخہ 6 فروری 2011ء بروز اتوار جماعت احمدیہ کا گنور میں محترم ابو نعیم صدر جماعت احمدیہ بلاری کی زیر صدارت ایک سرب دھرم شانتی سمیلن کا شاندار انعقاد کیا گیا۔ جلسہ میں مختلف مذاہب کے راہنما اور دانشور مدعو کئے گئے ان

میں سے مہمان خصوصی کے طور پر شری وڈ یئر چندر شیکھر شواچار مہا سوامی جی، جناب فادر الیاس ڈسوزا انچارج کارمیل شہوسدن مڈگلی۔ جناب وائی.این.گوڈا ماتی ادھکش برائے جانور دکھبا منتری تشریف فرما تھے۔ جلسہ میں جماعت احمدیہ کا تعارف، عقائد، مذہبی رواداری جیسے موضوعات پر تقاریر ہوئیں۔ جنکو دوسرے مذاہب کے رہنماؤں نے اپنی تقاریر میں خوب سراہا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ جلسہ بہت کامیاب رہا۔ اس موقعہ پر جماعتی لٹریچر آئے ہوئے مہمانان میں تقسیم کیا گیا۔ اسی طرح جماعت احمدیہ شموگہ سے اس موقعہ پر ڈاکٹروں کی ایک ٹیم آئی ہوئی تھی۔ موقعہ کی مناسبت سے فری ڈینٹل کیمپ منعقد کیا گیا جس میں 120 مریضوں کا مفت علاج کیا گیا۔

☆- مورخہ 28 رفروری 2011ء جماعت احمدیہ کلور سرکل گلبرگہ شمالی کرناٹک میں محترم جناب اسد سلطان غوری صاحب زونل امیر شمالی کرناٹک کی زیر صدارت ایک سرب دھرم شانتی سمیلن کا کامیاب انعقاد کیا گیا۔ جلسہ میں ہندو مذہب کے سوامی جی، عیسائی مذہب کے فادر اسی طرح بعض اور سیاسی معززین شریک جلسہ ہوئے۔ جماعت احمدیہ کلور کے علاوہ اس جلسہ میں 15 دیہاتی جماعتوں سے اسی طرح یادگیر، تیناپور، شاہ پور، تھلک، دیودرگ، بلاری اور ھبلی کی بڑی جماعتوں سے احباب شامل ہوئے۔ جلسہ میں ''جماعت احمدیہ کا تعارف''، جلسہ پیشوایان مذاہب کی ضرورت واہمیت''، ''جماعت احمدیہ نے دنیا کیا کیا دیا''، '' قومی یکجہتی اور قیام امن اسلامی تعلیمات کی روشنی میں'' جیسے اہم موضوعات پر تقاریر کی گئیں۔ اس موقع پر جلسہ گاہ کے باہر ایک بک اسٹال بھی لگایا گیا۔ جسکے ذریعہ سے 400 کی تعداد میں لٹریچر تقسیم کیا گیا۔ صدارتی خطاب ودعا کے ساتھ یہ جلسہ بخیرو خوبی اختتام کو پہنچا۔

☆- مورخہ 6 رفروری 2011ء کو جماعت احمدیہ کا گنور سرکل تھلک ضلع بلاری میں جلسہ پیشوایان مذاہب کا شاندار انعقاد کیا گیا۔ جلسہ میں مہمان خصوصی کے طور پر گاؤں کے فادر اور ہورنلی گاؤں کے سوامی تشریف فرما تھے۔ اس جلسہ میں جماعت احمدیہ شموگہ کے 40 افراد شریک ہوئے اور خدام الاحمدیہ شموگہ نے اس جلسہ کو کامیاب بنانے کے لئے خصوصی تعاون فرمایا۔ اس موقعہ پر ایک میڈیکل کیمپ لگایا گیا جس میں مفت علاج کیا گیا۔

☆-تامل ناڈو نارتھ زون میں زونل کانفرنس:-

مورخہ 27 رفروری 2011ء کو جماعت احمدیہ تامل ناڈو نارتھ زون کی طرف سے کوئمبٹور میں ایک روزہ کانفرنس کا شاندار انعقاد کیا گیا اس کانفرنس میں محترم مولانا محمد انعام غوری صاحب ناظر اعلیٰ قادیان بطور مہمان خصوصی تشریف فرما تھے۔ اس کانفرنس کا آغاز نماز تہجد سے کیا گیا۔ دونشستوں میں اس کانفرنس کے پروگرام ہوئے محترم ناظر صاحب اعلیٰ کے افتتاحی خطاب ودعا کے بعد مقررین نے مختلف موضوع پر تقاریر فرمائیں۔ اس کانفرنس میں بہت سے سیاسی معززین کو بھی مدعو کیا گیا تھا۔ کانفرنس کے دوران تین کتب کا بھی اجراء کیا گیا۔ جلسہ میں نارتھ زون تامل ناڈو کے علاوہ ساؤتھ زونل، کیرلہ، بنگلور وغیرہ کی جماعت سے احباب نے شرکت فرمائی۔ اس کانفرنس کے بارے میں دولوکل T.V. Channel نے رپورٹ نشر کی۔ نیز دواخباروں نے اس تعلق سے خبریں شائع کیں۔

ملکی رپورٹیں

☆-مورخہ 19-20 رفروری 2011ء کو مجلس خدام الاحمدیہ یادگیر کے زیر اہتمام جلسہ یوم مصلح موعودؓ کا شاندار انعقاد کیا گیا۔ جلسہ کی صدارت محترم اسد اللہ صاحب غوری زونل امیر شمالی کرناٹک نے فرمائی۔ اس جلسہ میں قائد مجلس خدام الاحمدیہ مقصود احمد وٹوتی، طاہر احمد اماپوری اور معلم سلسلہ محمد رفعت اللہ صاحب نے تقاریر فرمائیں۔ اس موقعہ پر خدام واطفال کے علمی ورزشی مقابلہ جات کرائے گئے اور جلسہ کے اختتام پر پوزیشن حاصل کرنے والے خدام واطفال میں انعامات تقسیم کئے گئے۔

☆- مورخہ 23 رفروری 2011ء کو مجلس خدام الاحمدیہ یادگیر نے جلسہ سیرت النبیؐ کا انعقاد عمل میں لایا۔ یہ جلسہ محترم محمد ذکریہ صاحب انور امیر جماعت احمدیہ یادگیر کی زیر صدارت ہوا۔ جلسہ میں محترم طاہر احمد اماپوری معلم سلسلہ، محترم ابراہیم صاحب ومحترم مولانا سید فضل باری مبلغ انچارج نے تقاریر کیں اور شاملین جلسہ کو مفید معلومات فراہم کیں۔

☆- ماہ فروری میں مجلس خدام الاحمدیہ ناصر آباد کے زیر اہتمام جلسہ یوم مصلح موعود کا انعقاد عمل میں لایا گیا۔ یہ جلسہ محترم عبد المنان زائد صاحب کی صدارت میں

ہوا۔ جلسہ میں محترم امتیاز احمد عابد، طاہر احمد لون معلم سلسلہ نے تقاریر فرمائیں۔ صدارتی خطاب و دعا سے جلسہ اختتام کو پہنچا۔

☆- مورخہ 28 تا 30 رجنوری 2011ء کی تاریخوں میں مجلس اطفال الاحمدیہ کرڈاپلی اڑیسہ نے اپنا اجتماع منعقد فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اجتماع کے تمام پروگرام بخیر وخوبی اختتام کو پہنچے۔

☆- مورخہ 6 رفروری 2011ء کو قائد مجلس خدام الاحمدیہ حیدرآباد کی نگرانی میں خدام الاحمدیہ نے ایک مثالی وقار عمل کیا۔ اس وقار عمل میں 100 سے زائد خدام شامل ہوئے علاوہ خدام کے انصار اور اطفال بھی اس وقار عمل میں شریک ہوئے۔

☆- مورخہ 13 رفروری کو قسمتپور (حیدرآباد) میں مجلس خدام الاحمدیہ حیدرآباد زون نے ایک ٹورنامنٹ منعقد کیا۔ ٹورنامنٹ کی شروعات زونل قائد مجلس خدام الاحمدیہ زونل حیدرآباد نے دعا سے کرائی۔ اس ٹورنامنٹ میں مختلف احمدی مجالس کی کل چار ٹیمیں شامل ہوئیں۔ چنتہ کنٹہ کی ٹیم ٹورنامنٹ کی winner ٹیم قرار پائی۔ ٹورنامنٹ کے اختتام پر محترم امیر صاحب کی زیر صدارت تقسیم انعامات کی تقریب عمل میں آئی۔

☆- جماعت احمدیہ عادل آباد:- مورخہ 21 رفروری 2011ء کو جماعت احمدیہ عادل آباد میں جلسہ یوم مصلح موعودؓ کا انعقاد عمل میں لایا گیا۔ جلسہ کی صدارت محترم عزیز احمد صاحب نے فرمائی۔ جلسہ میں محترم عزیز احمد صاحب اور محمد عمر صاحب مبلغ سلسلہ عادل آباد نے تقاریر کیں۔ دُعا کے ساتھ جلسہ اختتام کو پہنچاس۔

☆- جماعت احمدیہ کا سرلہ پہاڑ:- 20 فروری 2011ء کو جماعت احمدیہ سرلہ پہاڑ میں جلسہ یوم مصلح موعود کا کامیاب انعقاد کیا گیا۔ یہ جلسہ محترم سید سعید الدین صاحب صدر جماعت کی زیر صدارت ہوا۔ جلسہ میں معلمین سلسلہ محترم یعقوب صاحب، محترم محبوب پاشا صاحب، اور محترم محمد اکرم مبلغ سلسلہ نے مختلف موضوعات پر تقاریر فرمائیں۔

☆- جماعت احمدیہ سورو:- مورخہ 20 رفروری 2011ء کو جماعت احمدیہ سورو میں جلسہ یوم مصلح موعودؓ کا کامیاب انعقاد کیا گیا۔ یہ جلسہ محترم سید صباح الدین صاحب نائب ناظر بیت المال آمد کی زیر صدارت ہوا۔ جلسہ میں محترم شیخ ناصر الدین معلم سلسلہ سورو، محترم عبدالودود خان صدر جماعت سورو نے تقاریر فرمائیں۔ اور صدارتی خطاب و دعا سے یہ جلسہ اختتام کو پہنچا۔

☆- جماعت احمدیہ بدارام:- مورخہ 21 رفروری 2011ء کو جماعت احمدیہ بدارام میں جناب قمرالدین صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ کی زیر صدارت جلسہ یوم مصلح موعود کا انعقاد کیا گیا جلسہ میں محترم محمد سلیم معلم سلسلہ، محترم محمد یعقوب پاشاہ معلم سلسلہ نے تقاریر فرمائیں۔ صدارتی خطاب و دعا کے ساتھ جلسہ اختتام کو پہنچا۔

☆☆☆

Samad **Mob:9845828696**

XPORT

GENUINE BRAND
EXPORT SURPLUS

Silver Plaza Complex, Opp. Vijayabank, MEDIKERI

O.A. Nizamutheen Cell : 9994757172
V.A. Zafarullah Sait Cell : 9943030230

O.A.N. Doors & Steels

All types of Wooden Panel Doors, Skin Doors, Veeneer Doors, PVC Doors, PVC Cup boards, Loft & Kitchen Cabinet, TMT Rods, Cements, Cover Blocks and Construction Chemicals.

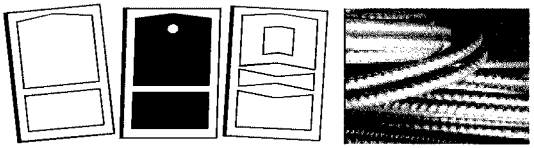

T.S.M.O. Syed Ali Shopping Complex, #51/4-B, 5, 6, 7 Ambai Road (Near Sbaeena Hospital) Kulavanikarpuram, Tirunelveli-627 005

Muhammad differed from himself. In the shepherd of the desert, in the Syrian trader,in the solitary of Mount Hira, in the reformer in the minority of one, in the exile of Madinah, in the acknowledged conqueror, in the equal of the Persian Chosroes and the Greek Heraclius, we can still trace substantial unity. I doubt whether any other man whose external conditions changed so much, ever himself changed less to meet them.

KAREN ARMSTRONG

A modern research scholar of Islam Karen Armstrong, wrote in her book:

Muhammad had to start virtually from scratch and work his way towards the radical monotheistic spirituality of his own. When he began his mission, a dispassionate observer would not have given him a chance. The Arabs, he might have objected, were just not ready for monotheism: they were not sufficently developed for this sophisticated vision. In fact, to attempt to introduce it on a large scale in this violent, terrifying society could be extremely dangerous and Muhammad would be lucky to escape with his life.

Indeed, Muhammad was frequently in deadly peril and his survival was a near-miracle. But he did succeed. By the end of his life he had laid an axe to the root of the chronic cycle tribal violence that afflicted the region and paganism was no longer a going concern. The Arabs were ready to embark on a new phase of their history. (Muhammad - A Biography of the Prophet page 53-54)

Finally it was the West, not Islam, which forbade the open discussion of religious matters. At the time of the Crusades, Europe seemed obsessed by a craving for intellectual conformity and punished its deviants with a zeal that has been unique in the history of religion. The witch-hunts of the inquisitors and the persecution of Protestants by the Catholics and vice versa were inspired by abtruse theoligical opinions which in both Judaism and Islam were seen as private and optional matters. Neither Judaism nor Islam share the Christian conception of heresy, which raises human ideas about the divine to an unacceptably high level and almost makes them a form of idolatry. The period of the Crusades, when the fictional Mahound was established, was also a time of the great strain and denial in Europe. This is graphically expressed in the phobia about Islam.

(Muhammad: A Biography of the Prophet, page 27).

MAJOR A. LEONARD

If ever any man on this earth has found God; if ever any man has devoted his life for the sake of God with a pure and holy zeal then, without doubt, and most certainly that man was the Holy Prophet of Arabia.

(Islam, its Moral and Spiritual Values, p. 9; 1909, London) ***(Sourse: alislam. org).***

Noor-ul-Mubeen
Prop.
Cell : 9886294946, 9902095153
Sara Foot Wear
WHOLESALE & RETAIL
A Complete Family Showroom
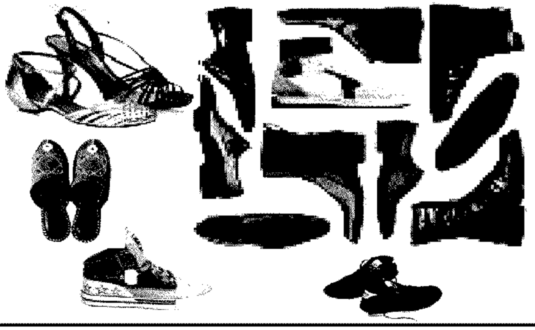
Station Road, Yadgir, Distt. Gulbarga

in a form which would stir the hearer to the depths of his being. ....

Secondly, there is Muhammad's wisdom as a statesman. The conceptual structure found in the Quran was merely a framework. The framework had to support a building of concrete policies and concrete institutions. In the course of this book, much has been said of Muhammad's far sighted political strategy and his social reforms. His wisdom in these matters is shown by the rapid expansion of a small state to a world empire, and by the adaption of his social institutions to many different environments and their continuance for thirteen centuries.

Thirdly, there is his skill and tact as an administrator and his wisdom in the choice of men to whom to delegate administrative details. Sound institutions and a sound policy will not go far if the execution of affairs is faulty and fumbling. When Muhammad died, the state he had founded was a going concern, able to withstand the shock of his removal and, once it had recovered from this shock, it expanded at prodigious speed.

The more one reflects on the history of Muhammad and of early Islam, the more one is amazed at the vastness of his achievement. Circumstances presented him with an opportunity such as few men have had, but the man was fully matched with the hour. Had it not been for his gifts as a seer, statesman, and administrator and, behind these, his trust in God and firm belief that God had sent him, a notable chapter in the history of mankind would have remained unwritten. It is my hope that this study of his life may contribute to a fresh appraisal and appreciation of one of the greatest of the sons of Adam.

Such is a testimony of a biographer who was not favorably disposed towards the Holy Prophet.

WILL DURANT

Talking about the immence influence of Muhammad on world history he wrote:

In the year 565 Justinian died, master of a great empire. Five years later Muhammad was born into a poor family in a country three quarters desert, sparsely peopled by nomad tribes whose total wealth could hardly have furnished the sanctuary of St. Sophia. No one in those years would have dreamed that within a century these nomads would conquer half of Byzantine Asia, all Persia and Egypt, most of North Africa, and be on their way to Spain. The explosion of the Arabian peninsula into the conquest and conversion of half the Mediterranean world is the most extraordinary phenomenon in medieval history.

ALFRED GUILLAME

He wrote the following in his book Islam in regards to the battles fought by the Prophet:

Muhammad accomplished his purpose in the course of three small engagements: the number of combatants in these never exceeded a few thousand, but in importance they rank among the world's decisive battles.

REV. BOSWELL SMITH

“Head of the state as well as the Church, he was Caesar and Pope in one, but he was Pope without the Pope's pretensions, and Caesar without the legions of Caesar, without a standing army, without a body guard, without a palace, without a fixed revenue. If ever a man had the right to rule by a right divine, it was Muhammad for he had all the power without the instruments and without its supports. (Muhammad and Muhammadanism)

On the whole, the wonder is not how much but how little, under different circumstances,

The Holy Prophet Muhammad[s-a-w] in the Eyes of Non-Muslims

...... Zia Shah ......

(part.2)

SIR JOHN GLUBB

Talking about the revelations and dreams of Hadhrat Muhammad[saw] he writes:

Whatever opinion the reader may form when he reaches the end of this book, it is difficult to deny that the call of Muhammad seems to bear a striking resemblance to innumerable other accounts of similar visions, both in the Old and New Testaments, and in the experience of Christian saints, possibly also of Hindus and devotees of other religions. Such visions, moreover, have often marked the beginnings of lives of great sanctity and of heroic virtue.

To attribute such phenomena to self delusion scarcely seems an adequate explanation, for they have been experienced by many persons divided from one another by thousands of years of time and by thousands of miles of distance, who cannot conceivably have even heard of each other. Yet the accounts which they give of their visions seem to bear an extraordinary likeness to one another. It scarcely appears reasonable to suggest that all these visionaries "imagined" such strikingly similar experiences, although they were quite ignorant of each other's existence.

Talking about the migration of the companions of the Holy Prophet Muhammad, may peace be upon him, to Abyssinia while the prophet himself was in Makkah, he writes:

The list seems to have included very nearly all the persons who had accepted Islam and the Messenger of God must have remained with a much reduced group of adherents, among the generally hostile inhabitants of Makkah, a situation which proves him to have possessed a considerable degree of moral courage and conviction.

Talking about Muhammad's migration from Makkah to Madinah, when he had to escape like a fugitive whose life was in great danger, he writes:

When the fugitives had whispered goodbye to Abu Bakr's son and daughter outside the cave on Mount Thaur and the camels had padded silently away into the darkness beneath the sharp Arabian stars, the curtain rose on one of the greatest dramas of human history. How little did Caesar or Chosroes, surrounded by their great armies and engaged in a long and bitter war for world supremacy (as they thought), realise that four ragged Arabs riding silently through the bare mountains of the Hejaz were about to inaugurate a movement which would put an end to both their great imperial dominions.

MONTGOMERY WATT

W. Montgomery Watt, the well known Orientalist, has said the following about his personality in general (Muhammad at Madinah pp 334-5):

We may distinguish three great gifts Muhammad had, each of which was indispensable to his total achievement. First, there is what may be called his gift as a seer. Through him or on the orthodox Muslim view, through the revelations made through him the Arab world was given an ideological framework within which the resolution of its social tensions became possible. The provision of such a framework involved both insight into the fundamental causes of the social malaise of the time, and the genius to express this insight

مجلس خدام الاحمدیہ کی جانب سے مرکرہ کرناٹک میں مورخہ 27 مارچ 2011ء کو فری میڈیکل کیمپ کا انعقاد عمل میں آیا۔اس موقعہ پر ڈاکٹر صاحب مریضوں کا معائنہ کرتے ہوئے۔مکرم مصدق احمد صاحب زونل قائد بھی نظر آ رہے ہیں۔

ساگر ٹاؤن کرناٹک میں مجلس خدام الاحمدیہ کی جانب سے بک فیئر میں مورخہ 22 فروری تا 6 مارچ بک اسٹال لگایا گیا۔اس موقعہ پر لی گئی ایک تصویر۔

مجلس خدام الاحمدیہ حیدر آباد کی جانب سے منعقد کئے گئے ایک وقار عمل کا منظر۔

جلسہ یوم مصلح موعودؓ کے موقعہ پر مجلس خدام الاحمدیہ یادگیر کی جانب سے ورزشی مقابلہ جات کروائے گئے۔اس موقعہ پر محترم مصور احمد صاحب ڈنڈوتی زونل قائد شمالی کرناٹک خدام کے درمیان انعامات تقسیم کرتے ہوئے۔

صوبہ یوپی کے لکھنؤ سرکل میں نومبائعین بچوں کے مقابلہ جات کے بعد تقسیم انعامات کی تقریب کا ایک منظر

مورخہ 17 فروری 2011ء کو جلسہ سیرت النبی ﷺ کے موقعہ پر بچوں میں گاؤں چھپورا کے معلم مٹھائی بانٹتے ہوئے۔

Registered with Registrar of NEWS Papers of India at No.38951/82 Postal Registration No: Pb L/P/ GDP-18/12

Vol : 30
Monthly

March 2011

Issue No. 3

MISHKAT Qadian

Majlis Khuddamul Ahmadiyya Bharat Qadian

Ph: (91)1872-220139 Fax: 220105

Rs. 20/-

Editor : Ataul Mujeeb Lone Ph : 09815016879

Manager : Rafiq Ahmad Beig Ph: 9878047444

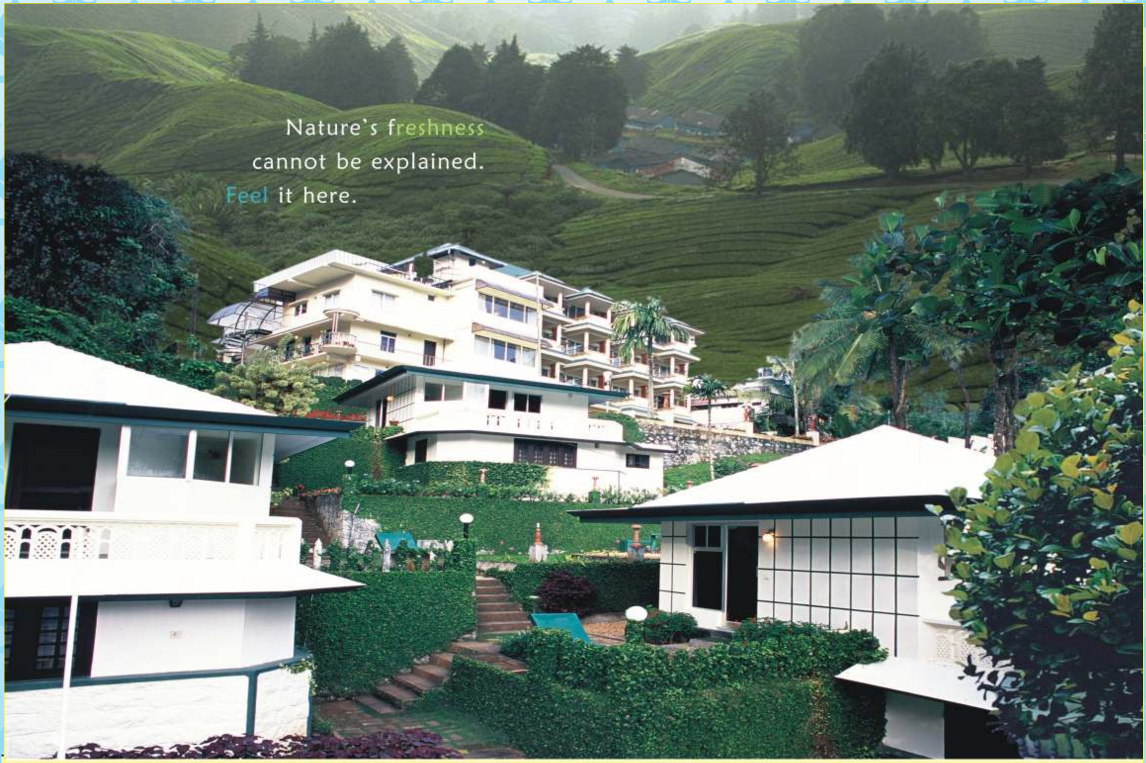

Igloo nature resort

Igloo nature resort
Chithirapuram, Munnar 685 565. Kerala
Tel: +91 4865 263207, 263029 Fax : 263048
e-mail: info@igloomunnar.com
website: www.igloomunnar.com

Facilities:

- Laundry Service
- Hot and cold running water
- Doctor on call
- Conference hall
- Credit card facilities
- Travel assistance
- Foreign Exchange